Digitized by Khilafat Library

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

پیشگی چار روپے

(جلد ۱۰)

مورخہ ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۲۵ کرتک ۱۹۶۸

(نمبر ۱ و ۲)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر۔ اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسلِ ربّ العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکر آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست — منکرِ آن مورد لعن خداست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسرانِ و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ پانچ روپیہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ الیجنٹ صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کیساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام

(کتبہ عاجز محمد حسین ....)

(مدیر پریس قادیان دار الامان میں میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اعلانِ عام از جانب حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سلمہ ربہ نے عاجز کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ آپ کی طبیعت اکثر علیل رہتی ہے اور بعض دفعہ بیماری بہت بڑھ جاتی ہے اور انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس واسطے حضور کی طرف سے اخبار مین اعلان کیا جاوے کہ اگر کسی کا کوئی کچھ روپیہ حضور کے پاس بطور امانت ہو یا قرضہ ہو یا کسی اور وجہ سے دیا ہو یا کسی مریض نے آپکو کچھ معالجہ کے واسطے دیا ہو اور اس کے خیال مین اس کا حق اسے نہ ملا ہو۔ غرض ہر ایک ایسا شخص جو آپ سے کچھ واجب الادا یقین کرتا ہے اُسے چاہیئے۔ کہ مطالبہ کرے اور اپنا حق وصول کرے۔

فرمایا۔ ایسے مطالبات کا ادا کرنا اس دنیا مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے واسطے بہت آسان ہے خدا نے ہمارے لئے سب سامان مہیا کر دئے ہین۔

بکر آنکہ حضرت صاحب سلمہ الکریم کسی خطرناک مرض مین مُبتلا نہین ہین۔ گاہے گاہے اسہال وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ ہر وقت صبح و شام درس قرآن شریف دیتے ہین اور دن بھر بیمارون کے دیکھنے مین اور طلبار کو سبق دینے مین اور اُمورِ خلافت کے طے کرنے مین گزارتے ہین۔ آپنے احتیاطاً یہ اعلان دیا ہے۔ جو صاحب یہ اعلان پڑہین وہ دوسرون کو بھی سُنا دین۔

الخطبہ مشہدی سادات مین سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ دارون مین سے ہے۔ ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے۔ یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہو گا۔ خط و کتابت حضرت کی خدمت مین یا معرفت اڈیٹر بدر ہو سکتی ہے۔

یہ روپیہ کس کا ہے؟ گزشتہ سالانہ جلسہ مین کسی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اس وقت جبکہ آپ نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے سامنے جنوبی جانب کھڑے تھے۔ ایک رقم پیش کی تھی۔ حضور کو خیال نہ رہا کہ وہ شخص کون تھا۔ اور یہ رقم اس نے کس مطلب کے واسطے دی تھی۔ لہذا اب تک وہ رقم اسی طرح بند امانت مین پڑی ہے۔ آج تک حضرت نے اسے شمار بھی نہین کیا۔ کہ کتنے روپے ہین۔ لہذا جو صاحب اخبار پڑہین۔ وہ دوسرون سے بھی ذکر کرین۔ اور اس رقم کا پتہ نکالکر مطلع فرماوین۔

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن مین بخیر و عافیت ہین

ان کا ایک تازہ خط فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے جو کہ انہون نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت مین ارسال کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ والمنۃ لہٗ۔ کہ حضور والا کی طبیعت فیض طویت اب رو بصحت ہے۔ ثم الحمد للہ۔ اُسی کی ذات پاک مین یہ قدرت ہے۔ کہ طعام و شراب کو جو اسباب بقار مین سے ہے۔ سبب مرض و فنار گردان دیتا ہے اور پھر اسی سبب فنار کو سبب بقار کر دیتا ہے۔ سبحان اللہ

؎ اوست حاکم بفعل اللہ مایشاء ہم زمین درد انگیز و دوا

سبحان اللہ کہ اس صنعت تضاد کو کس خوبی کے ساتھ ان مختصر الفاظ مین جمع فرمایا گیا ہے۔ الذی ہو یطعمنی ویسقین لانہما من اسباب البقاء ۔ واذا مرضت فصار سبب البقاء سبب الفناء فہو یشفین فینقلب الفناء بقاءً۔ جناب عالی دُعا بھی بہت کی گئی تہی۔ اور بعد خبر صحت مزاج اقدس کے۔ قربانی بھی کی گئی۔ کیونکہ بعد حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء کے ہم لوگون کے حق مین جناب والا بموجب ایک قول مُفسّرین کے کوثر ہین۔ جو عطایا آلہیہ مین سے ایک عطیہ ہین۔ لہذا فصل کے بعد وانحر کا ہونا مناسب بھی تھا۔ رائے اراکین انجمن سے معلوم ہُوا۔ کہ اس سال جلسہ آخر دسمبر مین ہی ہوگا۔ لہذا ملتجی ہون کہ دُعا فرمائی جاوے کہ کچھ پیشتر سے شرف ملازمت سے مشرف ہو جاؤن۔

انجمن ہدایت الاسلام دہلی کے ناظم صاحب اطلاع دیتے ہین کہ انجمن مذکور کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ ر نومبر ۱۹۱۱ء کو منعقد ہو گا جس مین اطراف واکناف کے متبحر علمار وعظ فرمائین گے۔

سفر منگھیر احباب احمدیّہ منگھیر علاقہ بنگال نے ایک جلسہ ۱۳ ر۔ ۱۴ ر۔ ۱۵ ر نومبر ۱۹۱۱ء کو منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے جسمین شمولیت کیواسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق) کو اور مولوی سید سرور شاہ صاحب کو حکم فرمایا ہے اسواسطے غالباً اس اخبار کے احباب کے ہاتھون مین پہونچنے سے قبل ہم اس سفر کے واسطے یہان سے روانہ ہو پڑینگے۔ اور قریباً دو ہفتہ کے بعد انشاء اللہ واپس داخل دارالامان ہو سکین گے۔

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہین پڑھتے

اس نوٹ کو حضرت امیر المومنین نے پڑھ کر اور مناسب اصلاح کر کے چھاپنے کی اجازت دی ہے۔

۲۵ ر اگست ۱۹۱۱ء کے بعد یہ سلسلہ ملتوی ہو گیا ہے۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔ کہ اس کو مکمل کیا جاوے اور پھر احباب اگر چاہین۔ تو رسالہ کی صورت مین چھاپ دیا جاوے:

اس شیوع مین کسی دوسری جگہ ایک مضمون منشی فرزند علی صاحب کا درج کیا جاتا ہے جسمین حضرت امیر المومنین نے بغور پڑھ کر اصلاح فرما دی ہے۔ اور فرمایا کہ قرآن مجید مین ایک آیت ہے۔ جو ہر جمعہ صبح کی نماز مین پڑہی جاتی ہے۔ وجعلنا منہم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون۔

اس سے ثابت ہے کہ امامت انہی لوگون کا حق ہے۔ جو صبر کرین نیکیون پر ثابت قدم اور بدی سے رُکے رہین اور ہماری آیات پر یقین رکھین۔ مسیح موعود بھی ایک آیت اللہ تھا۔ اور اس کے ہاتھ پر کئی نشانات خدا نے ظاہر کئے۔ مگر ان لوگون نے یقین کرنے کی بجائے ان کی صرف تکذیب ہی نہین کی بلکہ الکذب الکافر اور اکفر کہا ہے۔ یا البعض نے کم از کم پروانہ کی۔ پس یہ لوگ ہمارے امام کیون کر بن سکتے ہین۔

اس مضمون مین جن وجوہات پر علیحدگی اختیار کی گئی ہے۔ انہین سے بعض کا ذکر کیا گیا ہے ان کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہم لوگ کیسے امن دوست ہین۔ اہلحدیث کے مقدمات اب تک مساجد کے متعلق چلے آتے ہین۔ لیکن ہم نے اس قسم کی سلسلہ جنبانی کر کے امن مین خلل نہین ڈالنا چاہا اور خود ہی الگ ہو گئے۔ چنانچہ ہمارے امام ہمام جری اللہ فی حلل الانبیاء نے الہام الٰہی سے یہ حکم دیا۔ جو اربعین صـ پر درج ہے اور جس پر پورے استقلال سے قائم رہنا ہر احمدی کو ضروری ہے۔ یہ مسئلہ نہ تو مشروط بہ شرط ہے۔ کہ اس کی تعمیل کسی خاص مدت تک محدود ہو نہ حضرت امام کا اجتہادی مسئلہ ہے بلکہ وحی الٰہی سے ہے اور نہ اس کے متعلق مکروہ کا لفظ استعمال فرمایا ہے نہ صرف مکذّب و مکفر کے پیچھے بلکہ متردد کے پیچھے بھی منع صرف ایک ہی صورت مین نماز جائز قرار دی ہے وہ یہ کہ بذریعہ اعلان مکفرین و مکذبین کی علیحدگی اختیار کی جاوے۔ کیونکہ انہون نے ایک برگزیدہ کی تکفیر کی جیسا کہ حضرت علیہ السلام کا ایک شعر ہے۔ ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصار بدر کی خدمت میں التماس

بدر کے معزز مددگار و! باوجود ان کمزوریوں کے جو بسبب بعض معذوریوں کے بدر کی اشاعت کے سال نہم کے لاحق حال ہی ہیں۔ بدر نے آپ کی خدمت میں مناسب تعداد وقت روحانی غذا کے پہونچانے میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کی۔ مالک و کارکنان اخبار آپ صاحبان کے مشکور ہیں۔ کہ آپ نے وقت پر قیمت ادا کر کے اور نیز نئے خریدار بنا کر بدر کی اعانت کی۔ اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر دے۔ لیکن جن صاحبان نے قیمت کے ادا کرنے میں تساہل کیا۔ ان کے سبب سے بدر کو جو ہرجہ و نقصان ہوا۔ اس کا اثر نہائت افسوس ہے۔ کہ ان خریداروں پر بھی پڑا جو بروقت قیمت دے چکے تھے۔ ہماری قومی حالت ایسی نہیں۔ کہ ہم ایک بڑی رقم بطور راس المال کے لے کر کسی کام کو شروع کریں۔ یہاں تازہ آمد پر صبح و شام کا گذارا ہے۔ اخبار کی قیمت کے سوائے اور کوئی آمد کا ذریعہ بھی نہیں۔ پروپرائٹر صاحب بھی ایسے مالدار نہیں۔ کہ ہر سال اس میں ڈالتے جاویں۔ آج تک انہوں نے اخبار کے فنڈ سے کوئی فائدہ تو حاصل کیا نہیں بلکہ سینکڑوں روپیہ اسپر خرچ کیا ہے۔ اور صرف ایک دینی خدمت کے لحاظ سے اس کام کو نبھائے چلے جاتے ہیں۔ زیادہ تر وقت ایسے ہی خریداروں کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو قیمت ادا نہیں کرتے اور اخبار برابر وصول کرنے جاتے ہیں۔ وی پی کیا جاوے تو فوراً واپس کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں۔ کئی کئی دفعہ وی پی واپس کرتے ہیں۔ اور پھر اخبار بھی جاری رکھنا ہر صورت چاہتے ہیں۔ ایسے خریداروں کی طرف بقایا اس وقت قریباً

تین ہزار روپیہ

ہے۔ اس قدر ہرج اور نقصان اُٹھا چکنے کے بعد کیا مناسب ہوگا کہ آئندہ کے واسطے ایسے خریداروں کے نام اخبار بند کیا جاوے اور صرف اُن صاحبان کے نام اخبار روانہ ہو۔ جن کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے۔ اعنی صرف ان صاحبان کے نام اخبار روانہ کیا جاوے۔ جو یکم دسمبر سنہ ۱۰ء کا

وی پی وصول کر لین

اس میں شک نہیں کہ ایسا قاعدہ بنانے سے خریداروں کی تعداد میں کمی ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن جو خریدار قیمت ہی نہیں دیتے۔ اون کے رکھ چھوڑنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اس معاملہ میں ہمارے معزز ناظرین کا

کیا مشورہ ہے

امر دوم۔ جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ذیمقدرت احباب کی ہمت توجہ اس امر کی طرف درکار ہے کہ وہ اخبار کی مالی امداد کریں۔ ایک غریب آدمی کے واسطے جہاں ایک روپیہ کا دینا بھی مشکل ہوتا ہے وہاں ایک وسعت والا انسان سو روپیہ بھی خرچ کرنا کچھ بوجھ نہیں سمجھتا اس واسطے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اخبار کی شرح میں صاحبان مقدرت معاذین اضافہ فرماویں۔ اور آئندہ قیمت اخبار بمعہ ضمیمہ مفصلہ ذیل ہو۔

درجہ اول۔ مبلغ تین سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے۔ مبلغ عـــہ

درجہ دوم۔ مبلغ سو روپیہ ماہوار سے زائد آمدنی والے معززین سے۔ مبلغ صمہ ر

درجہ سوم۔ اس سے کم کے واسطے مبلغ للعہ ر

درجہ چہارم۔ اس کے بالعوض اُن برادران سے جن کی ماہوار آمد ۲۰ یا اس سے کم ہو۔ صرف سے ر سالانہ چندہ لیا جائے گا۔

جو صاحب ضمیمہ نہ لینا چاہیں ان سے درجہ اول میں عہ ر درجہ دوم للعہ ر۔ درجہ سوم و چہارم ؏ ر چندہ سالانہ لیا جاوے امید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اس بات کی اجازت دینگے کہ یکم دسمبر کو جو اخبار وی پی کیا جاوے۔ وہ اسی نرخ کی مطابق ہو۔ اعنی

نرخ مذکورہ بالا کے مطابق وی پی ہون

ہاں اس کے ساتھ ہم ایک سہولت ان خریداروں کو دینا چاہتے ہیں۔ جو تمام قیمت یکبارگی نہ دے سکتے ہوں اور وہ سہولت یہ ہے۔ کہ قیمت باقساط پیشگی وصول کی جاوے مثلاً ایک ایک روپیہ ماہوار۔ یا جسطرح وہ پسند کریں۔ اس کے متعلق خط و کتابت کر لینی چاہیئے۔

ایک التماس ہم نامہ نگاروں کی خدمت بھی رکھتے ہیں۔ مگر وہ انشاء اللہ تعالے اگلے اخبار میں دی جائے گی۔

ضرورت

مددگار قادیان میں ایک احمدی دوکاندار کو ایک مددگار ساتھی کی ضرورت ہے۔ جو بصورت ملازمت یا مشارکت اس کے ساتھ رہے۔ تاکہ ہر دو نماز دن وغیرہ دینی ضروریات کو بہ آسانی پورا سکیں درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

محرر ایک محرر کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اور اردو خوشخط لکھ سکتا ہو۔ نمونہ خط آنا چاہیئے درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ ہو۔

ملازم گھر کے کام کاج کے پورا کرنے کیواسطے ایک ملازم کیضرورت ہے۔ درخواست جوابی کارڈ پر ہو۔

الخطبہ ایک لڑکی شریف خاندانی۔ عمر سترہ برس اردو لکھنا پڑھنا۔ سینا پرونا جانتی ہے اس کے واسطے ایک لائق نوجوان احمدی قوم ککوزئی کیضرورت ہے۔ درخواست معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ اور درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ ہوں۔

ایک مسلمان گریجوایٹ کا نماز کے برخلاف لیکچر

انجمن ہمدرد اسلام سری نگر کے ایک معمولی جلسے میں ایک نہائت افسوسناک بحث ہوئی۔ وہ یہ کہ پریزیڈنٹ جلسہ خان صاحب شیخ امام الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تحریک کی۔ کہ ممبروں کو پابند صوم وصلوٰۃ ہونا چاہیئے۔ اس پر ایک دو صاحبوں نے نہائت گرمجوشی سے کہا کہ کیا نماز کے بغیر ہم مسلمان نہیں رہ سکتے اور یہ کہ نماز نہ پڑھنے سے ہم اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی سُنا گیا ہے کہ کسی سابقہ جلسہ میں ایک نوجوان گریجوایٹ علیگڈھی نے جو یہاں ایک معزز عہدے پر ملازم ہیں نماز کے برخلاف لیکچر دیا تہا اور اپنے زعم میں نہائت شدومد سے یہ ثابت کیا تہا کہ نماز کوئی ایسی ضروری چیز نہیں ہے [illegible] یہ زمانہ بھی آنے والا تھا۔ کہ خود مسلمانوں کے منہ سے نماز کو برخلاف آواز نکلے۔ جب نماز جیسے فرض کی نسبت جسکی تاکید میں سراپا قرآن شریف بھرا ہوا ہو۔ عدم ضرورت کی بحث کی جاوے تو اور ارکان اسلام کا خدا حافظ۔ جب کہ ہم نے خدا کے کلام قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ برکات دنیوی ہم سے رخصت ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان برائے نام مسلمانوں کو کاش تعلیم دینیات سے بھی فیضیاب کرتا۔ (راقم ایک خدا لگتی کہنے والا) کشمیری میگزین

کلامِ امیر رضؓ

جو نہ مانے اس کا کیا علاج

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مفصلہ ذیل سوالوں کا جواب حضرت مولانا جناب مولوی صاحب سے لیکر بذریعہ پرچہ روانہ فرماویں - تو مشکور ہونگا -

(۱) جماعت میں اگر دو آدمیوں کی باہم عداوت ہو تو جماعت کو یا جماعت کے مسلم سرگروہ کو کیا کرنا چاہیئے -

(۲) اگر جماعت یا امام کا کوئی مسلم سرگروہ دونوں کو صلح کرنے کا حکم دے اور ایک شخص صلح سے باوجود بار بار کہنے کے انکار کرے - تو جماعت کو یا اس مسلم سرگروہ کو اس شخص کے متعلق کیا کرنا چاہیئے -

(۳) کیا اس زمانہ میں جماعت کے باہمی اندرونی سیاست کے واسطے بھی کوئی قانون قاعدہ ہے یا نہیں - یا یہ کہ ممبر جو چاہے کرے اور جماعت اس سے محبت اور برادری کا تعلق برابر قائم رکھے -

جوابات میں اگر کوئی قرآن شریف کی آیت یا حدیث کا حوالہ ہو - تو بہتر ہوگا -

مندرجہ بالا خط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل دیا

(۱) ان کو نصیحت کریں - الدین النصح - اور نہ تھکیں اور پھر دعا کریں یستغفرون للذین اٰمنوا -

(۲) بعد نصیحت اور دعا کے پھر اس کے لئے بالا دست لوگوں کو اطلاع دی جاوے اور اگر پھر نہ مانے - تو اس کو جماعت سے الگ یقین کریں - آیۃ - وعلی الثلٰثۃ الذین خلفوا کافی ہے -

(۳) قواعد کا نفاذ حکومت پر موقوف ہے یا رعب پر - فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ -

کیا ہم پھر وچھووالی میں جا سکتے ہیں

وچھووالی کی آریہ سماج کے پرنسپل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا - کہ خواجہ صاحب ان کے جلسہ پر ایک لیکچر دیں - جس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا -

مکرم معظم پرنسپل صاحب بالقابہ وآدابہ - خاکسار پورے طور پر بحمد اللہ مذہب اسلام سے آگاہ - اور اسلام کے اصول یہ آواز بلند پانچوقت سنائے جاتے ہیں - لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ - قرآن کریم کا کلمہ ہے - اس کا ترجمہ ہے - مت گالی دو ان کو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا - اس حکم کے مطابق ہم کسی کے معبود کو برا کہنے کے مجاز نہیں -

پھر صرف دنیا میں ہماری جماعت ہے - جس نے بہ نام صلح لاہور میں دیا - مگر میرے معزز اور شریف انسان - ہمیں وچھووالی کا حال ایکبار پورا سبق دیچکا ہے - میں خود اس لیکچر میں تھا جس میں مہمانوں کا ذرا لحاظ نہ ہوا -

پھر اس وقت ہماری جماعت ایک شخص کے ماتحت ہے اور ممبران آریہ سماج آزادی میں پوری ڈگری لے چکے ہیں - وہ جماعت کسی خاص مقتدا کے ماتحت نہیں -

خاکسار نور الدین - ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چکڑالوی

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چکڑالہ کے مولوی سے تو ملنے کا موقعہ نہیں ہوا - کہ اسے دریافت کروں مگر میں اس کے مقرب لوگوں سے پوچھا ہے - کہ تم لوگ کلمہ پورا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس لئے اکٹھا نہیں پڑھتے - کہ قرآن کریم میں ایک جگہ موجود نہیں - یہ نماز کہاں کہاں سے اکٹھی کر کے جوڑی ہے پھر ان میں تین رسالہ نکلے ہیں - سب کی نماز الگ الگ ہے -

دوم - نماز کے وقت مونھ کو قبلہ کی طرف کرنیکا حکم قرآن کریم میں کہاں ہے - مگر آج تک کسی نے کچھ نہیں بتلایا -

اسلام اور ایمان کہیں تو ایک معنے میں آتے ہیں اور کہیں اسلام وسیع معنے میں آتا ہے -

ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں صلی اللہ علیہما وبارک وسلم (آمین) عظیم الشان رسول ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل فرمایا ہے - مگر وسعت کا فرق دونوں میں ہے - اس لئے وسیع معنے والا لفظ بڑے کے لئے اور دوسرے کے لئے دوسرا تجویز ہوا ہے - ولعل اللہ یحدث بعد ذالک -

نور الدین - ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

ہمارا کام فتویٰ لگانا نہیں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والے کے حق میں کیا فتویٰ دیا جاوے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ہمیں یا آپ کو یا کسی مفتی کو کیا ضرورت ہے - آپ اس معاملہ کو حوالہ بخدا کریں - اللہ تعالیٰ کے مامور کو جو نہیں مانتا - اللہ تعالیٰ خود اس معاملہ کا انتظام کر سکتا ہے -

خاکسار نور الدین - ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چند سوالوں کے جواب

ایک شخص کے سوالات کے جواب میں حضرۃ خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا -

سوال (۱) کیا آپ اپنے مریدوں کو اچھا جانتے ہیں یا کہ دیگر عاجز مسکین کو بھی -

جواب (۱) میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو اچھا سمجھتا ہوں -

سوال (۲) کیا آپ اپنے مریدوں کی التجا منظور کرتے ہیں یا کہ کسی دیگر عاجز کی بھی -

جواب (۲) بقدر طاقت میں التجا کسی کی ہو - پورا کرنا چاہتا ہوں

سوال (۳) کیا آپ اپنے مریدوں کا چندہ منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کا بھی -

جواب (۳) سب کا چندہ لیتا ہوں منظور کرنا اللہ کا کام ہے -

سوال (۴) کیا آپ اپنے مریدوں کو زیر نظر رکھ کر گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی -

جواب (۴) گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے میرا کام نہیں

سوال (۵) کیا آپ اپنے مریدوں کی درخواست منظور کرتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کی بھی -

جواب (۵) بقدر امکان درخواست ہر شخص پر توجہ ہے -

سوال (۶) کیا آپ اپنے مریدوں کے عریضہ کا جواب دیتے ہیں یا کسی دیگر عاجز کو بھی -

جواب (۶) جواب بقدر طاقت دیتا ہوں -

نور الدین - ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

دوائی میں حل شدہ شراب

سوال - کسی دوا کو شراب میں حل کر کے اسکو آگ دے کر بعدہ اس کو کسی مرض میں کھلانے کا کیا حکم ہے -

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - شراب جب آگ میں جل گیا - تو اسکا حکم حرمت باطل ہو گیا - بلکہ جب شراب کا سرکہ بن جاوے - تو پھر جائز ہو جاتا ہے - والسلام

نور الدین - ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

چٹوں کی درستگی

گذشتہ ہفتہ سے جو اخبار روانہ ہوئے ہیں اس پر نئی چٹیں لگائی جاتی ہیں - سب خریدار اپنی چٹ پر ایک نگاہ ڈالیں - اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے مطلع فرماویں

اخبار کی جلد دہم کی وصولی کیواسطے یکم دسمبر ۱۹۱۱ء کا پرچہ وی پی روانہ کیا جائیگا - سب خریدار مطلع رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُکفّرین کے ایک اشتہار کا جواب

(رقمزدہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

مدرسۂ اصلاح دارین کے چند مہتممان کی طرف سے ایک فتویٰ اس مضمون کا شائع ہوا ہے۔ کہ جو احمدیون کے کفر مین شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور اس فتوے کے آخر مین چند باتین لکھی ہین۔ کہ یہ احمدیون کے کفر پر دلیل ہین۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس اشتہار مین کوئی ایسی بات نہین۔ جس کا جواب نہ دیا جاچکا ہو۔ ایک دفعہ نہین دو دفعہ نہین۔ بیسیون دفعہ ان سوالون کا جواب بہت شرح و بسط سے دیا جاچکا ہے۔ مگر پھر وہی اعتراض دُہرائے جاتے ہین۔ خلاصۂ اعتراضات یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ انبیار کو گالیان دیتے تھے۔ چنانچہ آپنے یسوع کو گالیان دی ہین۔ دوسرے یہ کہ مرزا صاحب چند پیشگوئیون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ پوری ہوگئی ہین اور حالانکہ وہ پوری نہین ہوئین۔ مثلاً دجّال اور یاجوج و ماجوج کی پیشین گوئیان۔ اور تیسرے یہ کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ ہے کہ مسیح موعود جس کی قرآن شریف اور احادیث مین خبر دیگئی ہے اس کا منکر اس کا کافر ہے۔ یہ تینون سوال ایسے بھدّے اور کمزور ہین کہ ان کے جواب کے لئے باریک دلائل کی کچھ ضرورت نہین۔

اوّل سوال یہ ہے کہ حضرت صاحب انبیار کو گالیان دیتے ہین اور یہ کہ مسیح کی نسبت آپنے بہت کچھ بُرا بھلا کہا ہے۔ سو یاد رہے کہ مخالف سے اس کے معتقدات کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہین۔ کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ مگر اسکی نسبت مختلف مذاہب اس کی طرف مختلف صفات منسوب کرتے ہین۔ مسیحی اُسے رحم سے عاری سمجھتے ہین کیونکہ ان کے نزدیک رحم مسیح کی صفت ہے۔ اور آریہ اُسے کل موجودات کا خالق ہونے سے جواب دیتے ہین۔ تو اب جبکہ مسیحی سے ہم گفتگو کرینگے۔ تو لازماً ہم کو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ خدا جو تم پیش کرتے ہو وہ ناقص ہے۔ حالانکہ انکا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے صرف ان کے معتقدات مین اس کی طرف کچھ ایسی صفات منسوب کی جاتی ہین۔ کہ جو خدا تعالیٰ مین پائی نہین جاتین۔ تو ہمارے اس قول سے خدا تعالیٰ کی شان مین کچھ گستاخی نہین ہوئی۔ کیونکہ ہم نے اگر نقص منسوب کیا ہے۔ تو اس بناوٹی خدا سے کیا ہے۔ کہ جو رحیم نہین ہے۔ اسیطرح آریہ کو اگر ہم کہین کہ تمہارا خدا ناقص ہے۔ کیونکہ وہ خالق نہین۔ تو اس سے یہ تو معلوم نہین ہوتا۔ کہ ہم نے گستاخی کی ہے۔ کیونکہ آریون کا خدا اور ہمارا خدا تو ایک ہی ہے بلکہ ہمارے قول سے نقص اسی ان کے ذہنی خدا کو لازم آتا ہے کہ جو خالق نہین۔ پس اگر اسی اصل کے ماتحت حضرت صاحب نے یسوع کی نسبت مسیحیون کے اعتقاد کے مطابق کوئی الفاظ استعمال کئے۔ تو کیا غضب ہوگیا۔ مسیحی اعتقاد رکھتے ہین کہ نعوذ باللہ یسوع کی بعض نانیان فاحشہ عورتین تھین۔ اور وہ مانتے ہین کہ ان کا امتحان شیطان نے لیا تھا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا۔ اور اسیطرح اور بہت سے عیب اس کی ذات سے منسوب کرتے ہین۔ سو حضرت صاحب نے اونکو الزام دیا ہے۔ کہ جب اس کی نسبت تم ایسے گمان رکھتے ہو۔ تو پھر وہ خدا کس طرح ہوسکتا ہے۔ اور یہ بات کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ اس پر شور مچایا جاتا۔ اصل مین یہ بھی ایک تحریف ہے۔ جو مسیحیون نے مسیح کی ذات مین کی ہے۔ اور جسطرح انھون نے اپنی کتابون کو ترجمہ در ترجمہ کرکے تحریف کی ہے۔ اُسی طرح اپنے نبی کے واقعات مین بھی بے سر و پا باتون سے کام لیا ہے چنانچہ باوجود اس کے کہ قرآن شریف نے توریت و انجیل کو خدا کا کلام کہا ہے۔ پھر بھی ان کے بہت سے مسائل کی ہمارے مخالف علمار تردید کرتے ہین۔ اور اگر پوچھا جاوے۔ تو یہی جواب دیتے ہین۔ کہ انجیل تو تحریف شدہ ہے۔ اس لئے ہم اس انجیل کی تردید نہین کرتے جو الٰہی کلام ہے۔ بلکہ اس انجیل کی تردید کرتے ہین۔ جو کہ انسان کا کلام ہے۔ سو اسیطرح مسیحیون نے مسیح کے وجود مین بھی تحریف سے کام لیا ہے اور وہ مسیح جو خدا کا نبی تھا۔ اور نیک اور پاک اور بزرگ تھا اور شیطان اس کے امتحان پر قادر نہ تھا۔ اُسنے بدلکر ایک اور مسیح اس کی جگہ کھڑا کر دیا۔ جو خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے جسکا امتحان شیطان لیتا ہے اور جو کفارہ کی تعلیم کو دنیا مین پھیلاتا ہے۔ اور تمام مُقدّس بزرگون کو چور و بٹ مار کہتا ہے۔ پس اگر اس مسیح پر ہم اعتراض کرین۔ تو ہم پر کیا الزام ہوسکتا ہے جبکہ خود ہمارے مخالفین تحریف شدہ انجیل پر اعتراض کرنے مین کوئی ہرج نہین سمجھتے۔ تو اگر کوئی تحریف شدہ مسیح پر اعتراض کرتا ہے تو اُس پر کیون الزام لگاتے ہین۔ جیسے مسیح خدا کا نبی ہے۔ ویسے ہی انجیل بھی خدا کا کلام ہے۔ پس اگر اس انجیل پر اعتراض کرنے مین کوئی گناہ نہین۔ تو مسیحیون کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کب ناجائز ہوسکتا ہے جیسے خدا نے انجیل کو اپنا کلام مانا ہے اور اُسے محرّف اور مبدل قرار دیا ہے۔ اسی طرح مسیح کو بھی اپنا نبی اور مسیحیون کے پیش کردہ مسیح کو محرف مبدل تسلیم کیا ہے جیساکہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ پس جیساکہ اس محرف و مبدل انجیل پر اعتراض کرنے سے اس انجیل کی ہتک نہین ہوسکتی۔ جو خدا نے اوتاری تھی۔ اسی طرح مسیحیون کے پیش کردہ مسیح پر اعتراض کرنے سے اس مسیح کی جو خدا کا نبی تھا۔ کوئی ہتک نہین ہوسکتی۔

چنانچہ اگر حضرت صاحب نے مسیح کے بارہ مین کچھ لکھا ہے۔ تو وہ ہمیشہ مسیحیون کے برخلاف لکھا ہے۔ کوئی ثابت تو کرے کہ مُسلمانون کو مخاطب کرکے بھی حضرت نے مسیح کی نسبت ایسی باتین لکھی ہون۔ اگر وہ مسیح کو واقعی ایسا بُرا سمجھتے (نعوذ باللہ) تو مسلمانون کے برخلاف بھی اس کو اسی رنگ مین پیش کرتے۔ مگر جب آپنے یسوع کی نسبت کوئی لفظ لکھا ہے۔ تو وہ مسیحیون کو مخاطب کرکے ان کے معتقدات کے مُطابق لکھا ہے۔

پھر مین حیران ہون کہ حضرت صاحب مسیح کو بُرا کہہ بھی کسطرح سکتے تھے۔ آپ کا کل فخر اور دعوےٰ تو یہی تھا۔ کہ مین مثیلِ مسیح ہون۔ تو اگر آپ مسیح کو ایسا بُرا جانتے تھے۔ تو اس کے مثیل کیون بنتے۔ کوئی جب اپنی بہادری جتانے لگتا ہے۔ تو اپنے آپ کو شیر سے مشابہت دیتا ہے یا بکری سے؟ پھر جو فخر کرے کہ مین شیر کی طرح ہون۔ کیا اس کی نسبت کہہ سکتے ہین کہ وہ شیر کو بزدل سمجھتا ہے اس قدر لوگون سے مخالفت برداشت کی۔ گالیان سُنین تکلیفین برداشت کین اور یہ سب کچھ اس لئے ہُوا۔ کہ اپنے آپ کو مثیل مسیح کہتے تھے۔ پھر اگر آپ مسیح کو نعوذ باللہ بُرا جانتے تھے۔ تو اس سے مشابہت کا دعوےٰ کیون کرتے۔ مثلاً کوئی شخص اعتراض کرے۔ کہ رسول اللہ نے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گالیان دی ہین۔ تو ہم قطع نظر اور واقعات کے اُسے کہین گے۔ کہ تو احمق ہے آپ تو اپنے آپ کو مثیل موسےٰ کہتے تھے۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپ حضرت موسیٰ کو گالیان دیتے۔ اسیطرح جب کہ حضرت صاحب اپنے آپ کو مثیل مسیح کہہ کر دعویٰ کرتے تھے۔ کہ مین خدا کی نظرون مین معزز ہون۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ آپ مسیح کو بُرا سمجھین۔

دوسرا یہ اعتراض ہے۔ کہ آپنے بعض پیشگوئیون کی

نسبت لکھا ہے۔ کہ یہ پوری ہوگئی ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ اعتراض نہیں آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا ہمارے مخالفین کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ کی کسی پیشگوئی کو پورا نہ ہونے دیا جاوے۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں ہم تو انکا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جبکہ دجالی صفات پادریوں میں ہم پاتے ہیں اور اس کے گدھے کی صفات ریل میں موجود ہیں۔ اور انگلش اور روسی قوم کے یاجوج اور ماجوج ہونے میں کلام کی گنجائش نہیں اور دابۃ الارض کے معنے علماء کا گروہ ثابت ہیں۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ خواہ مخواہ ان پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے لئے عجیب الخلقت مخلوقات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان کو دین اسلام سے کچھ تعلق نہیں بلکہ عجائبات کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ اگر انہوں نے اسبات پر زور دیا۔ تو رسول اللہ نے جو دو کڑے اپنے ہاتھ میں دیکھے تھے اور اس کے معنے مسیلمہ اور اسود عنسی کئے تھے۔ اس کی کیا تاویل کرینگے۔ کیا رسول اللہ پر بھی نعوذ باللہ تاویلوں کا الزام دینگے۔ سچی بات یہ ہے۔ کہ الٰہی کلام میں ایک غیب ہوتا ہے جو اپنے وقت پر جاکر ظاہر ہوتا ہے اور اوس وقت تک لوگ کچھ کا کچھ ہی سمجھتے رہے ہیں۔ جیسے کہ ابھی میں ایک مثال دے چکا ہوں اور اسیطرح رسول اللہ نے دیکھا۔ کہ بہشت میں ابوجہل کے لئے ایک انگور کا خوشہ رکھا ہے۔ تو آپ حیران ہوئے مگر عکرمہ کے اسلام قبول کرنے پر آپ کو اسکی اصل حقیقت معلوم ہوئی۔ پس جبکہ رسول اللہ کو جو کل مخلوقات پر فضیلت رکھتے ہیں بعض پیشگوئیوں کا حال پیچھے جاکر کھلا۔ تو آپ لوگ کس حساب میں ہیں۔ کہ جو کچھ اپنے ذہن میں بٹھالیں۔ خدا تعالیٰ اسی کے مطابق ظہور میں لاوے۔ اس کو کسی کی پرواہ کیا ہے۔ جبکہ ہم صریح دیکھتے ہیں۔ کہ جو صفات دجال میں بتائی گئی ہیں۔ وہ پادریوں کے گروہ میں ہیں اور لغت ہم کو بتاتی ہے۔ کہ دجال کے معنے ایک ایسا گروہ ہے۔ کہ جو ملکوں میں تجارت کرتا پھرتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی مذہب کے پھیلانے والے کل دنیا میں تجارت کے زور سے ہی پھیل رہے ہیں پھر وہ الٰہی علوم کی آنکھ سے بھی محروم ہیں۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ ہم تو اصل آنکھ کا کانا دجال ہی تلاش کرینگے۔ تو یہ مشکل پڑے گی۔ کہ قرآن شریف میں جہاں صمٌّ بکمٌ عمیٌ آیا ہے وہاں بھی یہی معنے کرنے ہونگے۔ کہ کل کفار عرب کی جسمانی آنکھیں اور کان اور زبانیں نہ تھیں۔ اور بہر حال اگر یہ مان بھی لیں۔ کہ یہ معنے غلط ہی ہیں۔ تو اس سے کفر کے فتوے کا جواز کہاں سے ثابت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ متورع اور الٰہی کلام کا سمجھنے والا کون ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم کھائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اس بات سے روکا نہیں۔ چنانچہ بہت سے صحابہ اُسے دجال ہی جانتے رہے جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ پیشگوئیوں کی بعض باتوں کو پورا ہوتے دیکھ کر باقی کو حوالہ بخدا کر دیتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اس کی کوئی اور حقیقت ہوگی۔ ورنہ حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ ابن صیاد کو دجال کیونکر جانتے حالانکہ اس کی دونوں آنکھیں موجود تھیں۔ اور اس کے پاس کوئی عظیم الشان گدھا نہ تھا۔ وہ مدینہ میں رہتا تھا۔ جہاں دجال کو جانا منع ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ صحابہ ضروری نہ جانتے تھے۔ کہ وہ جسمانی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور ایک عظیم الشان گدھا اس کے پاس ہوگا۔ اُن کا خیال تھا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ تبھی تو باوجود ابن صیاد کی دونوں آنکھوں کے اور گدھے کی غیر موجودگی کے اور مدینہ میں رہنے کے انہوں نے اُسے دجال قرار دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ دوسری بات اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان باتوں پر کفر کا فتوے نہیں لگ سکتا۔ ورنہ ایسے جلدباز لوگ تو اس کفر کے فتوے کو دور تک پہونچائینگے اور شاید اپنی حماقت کی وجہ سے کہہ بیٹھیں۔ کہ حضرت عمر اور صحابہ کی ایک جماعت نے ابن صیاد کو دجال بنایا تھا۔ اس لئے یہ فتوے نعوذ باللہ ان پر بھی چل سکتا ہے مگر ایسا کہنے والا شخص حق سے دور اور سخت غلطی پر ہو خود رسول اللہ نے ان کو کافر نہیں ٹھہرایا بلکہ ان کی بات پر سکوت اختیار کرکے ایک حد تک ان کی تائید کی ہے۔ پس حضرت صاحب نے اگر ان پیشگوئیوں کی نسبت کہا ہے کہ وہ پوری ہوگئی ہیں تو انپر کفر کا فتوے دینے والا نہ صرف آپ پر بلکہ بہت سے صحابہؓ پر بھی اپنی زبان کی چھری چلاتا ہے۔ مگر مومن کو کافر کہنے سے جو نقصان جلد باز اٹھاتے ہیں وہ احادیث سے ظاہر ہے اسی طرح یاجوج ماجوج کا بھی حال ہے۔ کیونکہ اگر وہ دجال سے الگ ہیں تو جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی زمانہ میں دنیا پر حکومت کرینگے۔ پھر وہ کیونکر ہوگا یہ کسطرح ممکن ہے۔ کہ دجال بھی سب دنیا پر پھیلا ہوا ہو اور یاجوج ماجوج بھی حاکم ہوں۔ اگر یہ معنے کئے جاویں۔ تو احادیث میں کوئی تطبیق نہیں رہتی۔ پس لازمی طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں کا نام ہے۔ پھر دابۃ الارض کے متعلق تعطیر الانام میں صریح طور سے لکھا ہے۔ کہ دلّ ظہورھا فی العالم علی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ونصر الموحدین وھلاک المنافقین۔ پس اگر حضرت صاحب نے اس سے مراد علماء کا گروہ لیا تو انبیاء کے علوم کی عین پیروی کی۔ اور صالحین کے گروہ کا تتبع کیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر ہمارے مخالف مولویوں کا کیا نقصان ہے۔ اور کیوں وہ ان کو پورا ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ عجائبات دیکھنے کے لئے اور مختلف ذرائع ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ رسول اللہ کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور اس کو چھپایا جاتا ہے۔ کیا یہ کچھ کم تعجب کی بات ہے۔ کیا یہ کوئی چھوٹا سا معجزہ ہے۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی اور نشان ہو سکتا ہے۔ کہ رسول اللہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اس زمانہ کا ہو بہو نقشہ کھینچ کر بتاتے ہیں۔ کیا اس زمانہ کے وحشی یورپ کی نسبت اس قدر ترقیات کی خبر دینا کوئی چھوٹی سی پیشگوئی ہے۔ کیا اس وقت جبکہ گھوڑے اور اونٹ کے سوا سواری ہی کوئی نہ تھی۔ ریل کی اطلاع دینی معمولی سی بات ہے۔ ہمیں گدھے دیکھنے یا کسی کانے انسان کی شکل دیکھنی مقصود نہیں۔ رسول اللہ اور دین اسلام کی سچائی کے نظارے دیکھنے کا شوق ہے۔ سو آپ کے نہ غلط ہونیوالے کلمات اور نہ ٹلنے والی پیشگوئیوں نے ہمارے دل کی اُمید پوری کردی۔ اور الٰہی فوجیں اپنے پورے زور سے کفر کے مٹانے پر طیار ہو گئیں۔ اور اس سے بڑھکر ہمارے لئے کوئی خوشی نہیں۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کا نام دنیا میں بلند ہو اور رسول کریم کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو اور تقوے اور طہارت پھیلے اور یہی ہمارا مقصود اور مطلوب ہے۔ فالحمد للہ کہ وہ حاصل ہو رہا ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئیاں بڑے زور سے پوری ہوکر دین اسلام کی سچائی پر مہر لگا رہی ہیں باقی جو کچھ حضرت صاحب کے دعاوی اور آپ کے الہامات کی نسبت اعتراض اس اشتہار میں درج ہیں ان کی نسبت اس قدر کہنا ہی کافی ہے کہ ہمارے مخالف آنے والے مسیح کی نسبت جو کچھ فتوی دیتے ہیں اور اس کے الہام کا جو رتبہ مقرر کرتے ہیں اور اس کی شان کی نسبت جو کچھ کہتے ہیں اور اس کے منکرین پر جو فتوے دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہتے بلکہ شاید حضرت صاحب کے دعاوی اس سے کچھ کم ہی ہوں۔ تو پھر جبکہ آپکا مثیل مسیح ہونیکا دعوے تھا تو آپ اپنے کو اور کس سے مشابہت دیتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمدی لوگ غیر احمدی امام کے اقتدا میں کیوں نماز نہیں پڑھتے

یاد رہے کہ ابتدا میں ہماری طرف سے اس معاملہ میں احمدی اور غیر احمدی میں کوئی تمیز نہیں تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ مگر غیر احمدی لوگ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہ سمجھتے تھے۔ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے تو غیر احمدیوں نے بھی احمدیوں کی امامت میں نمازیں پڑھی ہوں۔ غرض احمدی جماعت کی اس رعایت کا عوض غیر احمدی جماعتوں نے کبھی نہیں دیا۔

یہ دستور بہت سالوں تک رہا مگر اس میں کئی ایک نقصان تھے۔ ایک نقصان تو یہی تھا کہ جب احمدی لوگ مسجدوں میں جاتے تو دوسرے نمازی انھیں چھیڑتے اور ان کے امام برحق کے متعلق دل آزار اور ناشایستہ الفاظ استعمال کرتے بعض مسکین اور نرم طبیعت احمدی تو اس سلوک کو بھی برداشت کر لیتے۔ مگر بعضوں سے تحمل نہو سکتا نتیجہ یہ کہ کم از کم زبانی فساد ہوتا اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ جاتی جب ایسے واقعات کی رپورٹیں بار بار حضرت امام مغفور کو پہنچیں تو آپ نے مناسب سمجھا کہ اپنی جماعت کا دوسروں کی مسجدوں میں جانا قطعی بند کر دیا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ان فسادوں کے معاملہ فرداً فرداً عدالتوں تک جاتے تو فساد کے آغاز کرنیوالوں کو قرار واقعی سزائیں ملا کرتیں مگر حضرت مسیح موعودؑ چونکہ بیحد صلح پسند تھے آپ نے ایسا ہی حکم دینا مناسب سمجھا جس سے ایسے فسادوں کا اندیشہ ہی نہ رہے۔ نہ احمدی لوگ غیروں کی مسجدوں میں جائیں نہ غیروں کو چھیڑنے کا موقعہ دیں۔ نمازوں کے علاوہ دوسرے ایسے موقعوں پر جہاں کسی استہزا یا بدزبانی کا اندیشہ ہو احمدی لوگ غیر احمدیوں سے آسانی کے ساتھ علیحدہ رہ سکتے ہیں۔ یا علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔

ناظرین از روے انصاف غور کریں اور بتائیں کہ اگر وہ خود ایک جماعت کے امام ہوتے اور جماعت کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہوتی تو سوائے اپنی جماعت کو علیحدگی کا حکم دینے کے اور کونسا طریق صلح پسندی کے ساتھ اختیار کر سکتے تھے؟ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام نے اپنی جماعت کو مجبوری کی حالت میں انکی حفاظت کے طور پر اور انھیں فساد سے بچانے کے لئے علیحدگی کا حکم دیا تھا اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔

جسقدر فساد اور ظلم علماء وقت نے جماعت احمدیہ پر کیا اور جائز رکھا ہے وہ مختصراً یہ ہے کہ ہمیں کافر کہا گیا ہے ہمارے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے سے لوگوں کو روکا گیا ہے۔ ہماری لڑکیوں کو جو غیر احمدیوں کے گھروں میں تھیں قسم قسم کے مظالم سے ستایا گیا ہے اور جو لڑکیاں احمدیوں سے بیاہی ہوئی تھیں ان کے نکاح بغیر طلاق حاصل کرنے کے دوسری جگہ کر دئے گئے ہیں ہمیں ورثوں سے محروم کیا ہے اور یہیں بس نہیں کی بلکہ اس جماعت کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ میرے اس بیان میں ہرگز ذرہ بھر مبالغہ نہیں تکفیر اور محرومی ورثہ کا فتوٰی تو درج ذیل ہے۔ قتل کے فتوٰی کا شائع کرنا مناسب نہیں جو مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے:۔

استفتاء

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین فرمایند کہ اگر شخصے مرید و معتقد مرزا قادیانی باشد او را از ورثہ محروم کردن جائز است۔ یا نہ مشارکت در اکل و شرب روا است یا نہ واوشاں کہ او را رسول خوانند و گویند کہ او را ظلیت رسول اللہ و ایں مناقض ختم رسالت نیست۔ جواب ایں قول نیز ارشاد فرمائید۔ بینوا توجروا۔ واگر از جناب الٰہی ورحق وے دعاء بالخیر فرمائند کہ توبہ کند واگر کلامے اجازت فرمائند عمل آوردہ شود۔

جواب

فرقہ مرزائیہ بسبب تصدیق رسالت و نبوت مرزا و مرزا بسبب دعوئی نبوت باجماع اُمت کافر اند و کافر وارث مسلمان نیست۔ در حدیث صحیح وارد است لا یرث الکافر المسلم

و ظلی طور خود را نبی و رسول گفتن عوام الناس را فریب دادن است باین مکر و خداع خود را از بدگوئی و اشتعال طبع مسلمانان نگاہ میدارند۔ در حقیقت خود را نبی و رسول میداند و ازیں جہت خود را مسیح ابن مریم مے گفت و نبوت عیسٰی علیہ السلام اصلی نمونہ ظلی نیست تا وقتیکہ دعوے اصلی نبوت نکند مثیل مسیح چگونہ خواہد شد۔ اگر زیادہ تحقیق درکار باشد مجموعۃ الفتاوٰی احقر را مطالعہ فرمائند فقط

(عبد الجبار عفی عنہ)

میرے نزدیک اگر یہ جھگڑے نہ بھی ہوتے تب بھی ایک وقت آنیوالا تھا۔ جبکہ حضرت امام ہمام اذن خداوندی سے یہی حکم علیحدگی کا دیتے۔ حضرت مرزا صاحب کا سب سے بڑا کام تجدید دین کا تھا۔ علاوہ ان غلطیوں کے نکالنے کے جو علماء وقت نے کم علمی یا بد دیانتی کیوجہ سے داخل کر دیں ہوئی تھیں۔ آپ کا کام یہ بھی تھا کہ آپ مخلوق خدا کو جو دنیا پرستی میں مستغرق ہو رہی تھی اس انہماک سے نکال کر خدا کیطرف متوجہ کریں۔ چنانچہ سالہا سال کی محنت اور دعاؤں سے آخر ایک جماعت اس قسم کی پیدا ہوئی۔

حضرت صاحب کی زندگی میں یہ جماعت بمقابلہ دوسرے مسلمانوں کے اسقدر قلیل تھی کہ اسپر ایک آٹے اور نمک کی مثال صادق آسکتی تھی۔ اگر اس جماعت کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شامل رہنے دیا جاتا تو چند سال میں ہی یہ قلیل جماعت پُرانے دینی دنیا پرست گروہ عظیم میں اس طرح مخلوط ہو جاتی جیسے ایک کمزور نہر ایک سمندر میں نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ اس جماعت کا یہ انجام ہوتا تو حضرت مرزا صاحب کی سالوں کی محنت اور شبانہ دعاؤں کا نتیجہ خاک میں ملجاتا اللہ تعالیٰ کو آپ کی جماعت کا اس طرح ضائع کرنا پسند نہ تھا اس لئے مالک مسبب الاسباب نے یہ ایسی راہ نکالدی کہ جس سے حضرت کو علیحدگی کا حکم نافذ کرنا پڑا سوال ہوتا ہے کہ کیا سابق مجددین نے بھی اپنی جماعتوں کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ کیا تھا؟ مجھے اس کا جواب بالتحقیق معلوم نہیں مگر عقل تجویز کرتی ہے کہ ایسا امتیاز ضرور کیا گیا ہوگا۔ مجدد کے ظہور کا وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ دین میں خرابیاں واقع ہو چکی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب مجدد وقت علماء کی کم علمی یا بد دیانتی کو ظاہر کرتا ہے تو اُس کا یہ فعل علماء کو نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ علماء زمانہ کی کثرت رائے بگڑ کر اس کے خلاف ہوتی ہی ہے۔ جھٹ اس کی تکفیر کیجاتی ہے اور ظاہر پرست علماء بڑی سرعت کے ساتھ اسکو نابود کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مجدد کے ماننے والوں کیسا تھ ٹھٹھا تمسخر کیا جاتا ہے وہ لوگ بے غیرت ہی ہونگے جو اپنے امام کی تکفیر اور اپنے ساتھ

اِس قسم کی بدسلوکی کے بعد بھی مجدد زماں کے مکفرین کے ساتھ خلا ملا رکھتے ہیں۔ اپنے باپ کی ہجو اور تحقیر کرنے والے کو ہر شخص فطرتاً بُرا سمجھتا ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی مخلص مرید اپنے امام کے کسی مکذب کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ اگر مان لیا جائے کہ سابقہ بزرگوں نے اپنی جماعتوں کو علیحدہ نہ کیا تھا تو شاید اسی فروگذاشت کا یہ نتیجہ ہے کہ آج اِن جماعتوں کا پتہ نشان نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ جماعتیں جلد مخالفوں کے جم غفیر میں مخلوط ہو گئی ہونگی۔ اور عدم امتیاز کی حالتمیں یہی ہونا چاہیئے تھا۔

پھر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ جو چیز سابق مجددوں نے نہ کی تھی اسے حضرت مرزا صاحب نے کیوں جاری کیا اسکا جواب نہایت ہی سہل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگان سابق کو یہ تجویز اپنی جماعتوں کے قائم رکھنے کی نہ سمجھائی دیکھئے مثال دیتا ہوں۔ مسلمانوں کے نزدیک تمام انبیاء برحق علیہم السلام دنیا میں اسلام یعنی وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے پھیلانے کے لیئے آئے تھے اور توحید کی ہی خالص تعلیم اپنی حین حیات میں دیتے رہے۔ بعد میں اِن کی اُمتوں نے اِن کو ہی شریک خدا بنا لیا۔ ایک زمانہ دراز سے اِس قسم کی آمیزشیں ہوتی چلی آئیں۔ مگر کلمہ توحید میں اپنے نام کے ساتھ "عبدہٗ" کی قید لگانے کی دور اندیشی اللہ تعالےٰ نے محمدؐ رسول اللہ کو ہی سمجھائی۔ جس سے یہ فائدہ ہوا کہ اُمت محمدیہ کے لیئے اپنے ہادی کو معبود بنانے کا دروازہ بند کر دیا گیا کیا عجب ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو یہ امتیاز عطا کرنا چاہتا ہو کہ یہ جماعت اپنی حیثیت کو بہت دیرپا یا ہمیشہ تک قائم رکھے۔ اِس لیئے اس نے حضرت مرزا صاحب کو ہدایت کر دی کہ اپنی جماعت کو علیحدہ کر لو۔

اِس کے علاوہ اور وجوہات بھی ہیں جن کی رُو سے احمدیوں کے لیئے نماز میں علیحدگی اختیار کرنے کا ارشاد سراسر حکمت پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ خفیف سے خفیف مقدمات میں بھی جو عدالتوں میں جاتے ہیں فریقین مقدمہ ایسے وکلاء کو اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں جنپر اُن کو خود کلّی اعتماد ہوتا ہے۔ جب معمولی چیزوں میں یہ حالت ہے تو کیا نماز ہی ایسی چیز رہگئی ہے کہ اِس میں ہر کس و ناکس امام بنکر وکالت کر سکتا ہے؟ نماز سب سے اعلیٰ عبادت الٰہی ہے۔ اِس لیئے نہایت ضروری ہے کہ حاضرین میں سے زیادہ بزرگ زیادہ متقی شخص نماز کی امامت کرے۔ ان لوگوں کے نزدیک جو نماز کو صرف حرکات کا ایک مجموعہ سمجھتے ہیں کوئی شخص بھی امام ہو جائے لیکن ہمارے نزدیک امامت کے اعلیٰ عہدے کا مستحق وہ شخص ہے جو مختلف مدارج کے لحاظ سے حاضرین میں سے سب سے قابل تر ہو۔ قابلیتوں میں ایک بڑی قابلیت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ امام وقت کے مصدقوں اور تابعداروں میں سے ہو۔ ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی جب کوئی امام ظاہر ہو تو اِس کی اطاعت کرو۔ جو لوگ امام وقت کی اطاعت سے منحرف ہیں وہ بارگاہ الٰہی میں قصوروار اور باغی ہیں۔ اِن میں سے جو امام وقت کے ماننے نہ ماننے کو برابر قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک مجددین کا ظہور "گاؤ آمد و خر رفت" کا مضمون رکھتا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بعثت مجددین جیسے عظیم الشان فعل کو ایک عبث اور لغو فعل قرار دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک ماننے والوں کے سوا باقی تمام انسانوں کی تین جماعتیں ہیں۔ ایک مکفرین جو تمام زور امام وقت کی تکفیر میں لگاتے ہیں دوم وہ جو اس تکفیر کی تصدیق کرتے ہیں۔ سوم مذبذبین یعنی وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق تردد میں ہیں۔ اِن تینوں جماعتوں میں سے کسی گروہ کا حق نہیں کہ وہ ایک ہدایت یافتہ جماعت کی امامت کروائیں۔ احمدی لوگ نماز کیحالت میں کثرت کے ساتھ دعائیں مانگتے ہیں جن میں سے اکثر سلسلہ کے استحکام اور ترقی کے لیئے ہوتی ہیں۔ اگر احمدیوں کا امام غیر احمدی ہو تو اس کی اور مقتدیوں کی دعاؤں میں سخت تعارض واقع ہوتا ہے۔ جو درست نہیں۔ اگر بہ فرض محال اس حکم کو منسوخ بھی کر دیا جاوے اور احمدیوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کی اجازت دیدی جاوے۔ تو کیا ہمارے غیر احمدی احباب بتا سکتے ہیں کہ ہمیں اس سے کیا فائدہ پہنچیگا؟

میرے علم اور تجربہ میں شاید کوئی بھی ایسے لوگ نہیں۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی اور تو سب طرح سے تصدیق کرتے ہوں مگر صرف ایک حجیت کے باعث جماعت میں داخل ہونے سے رُکے ہوئے ہوں۔ اگر کوئی ایسے صاحب ہیں جو بیعت کرنے کی شرط اِس بات کو ٹھہرانا چاہتے ہیں کہ جہاں وہ خود امام کی دس بارہ شرطیں مانینگے وہاں ایک شرط امام ان کی بھی مان لے تو ایسے مبایعین کی سلسلہ عالیہ کو ضرورت نہیں اس کے علاوہ صرف ایک فائدہ ہے کہ بعض انگریزی خواں یا بزعم خود روشن خیال لوگ اس حکم کی تنسیخ پر قدرے اظہار تحسین کر دینگے۔ سو نہ ان کی موجودہ ناراضگی سے ہمارا کچھ بگڑتا ہے۔ اور نہ آئندہ تحسین سے کچھ بنیگا ہمیں اپنے امام مغفور کا حکم سراسر حکمت اور دور اندیشی پر مبنی نظر آتا ہے اور ہم اِسی پر قائم رہنے کے لیئے رضامند ہیں

(عفر زند علی عفی عنہ۔ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین - فیروزپور حال مقیم دار الامان)

Digitized by Khilafat Library

یسوعی صاحبان سے ایک محققانہ سوال

اور

نور افشاں سے ضروری درخواست

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے مخالف ایسے لوگوں کو لیا ہے کہ جو ہگتے موتتے کھاتے و پیتے کمزور انسان کو خدا بنا بیٹھے ہیں اور تین کو ایک کی برابر اور ایک کو تین کی برابر ہونے پر ایمان کامل رکھتے ہیں اور ایک مصلوب انسان کو جو تین دن تک لعنتی موت کے پنجہ میں گرفتار رہا اور ہر طرح کی ذلت میں جو دُنیا میں ایک شریف انسان کے لیئے ہو سکتی ہے ڈالا گیا۔ یہانتک غلو کے درجہ پر پہنچے کہ خدا کا بیٹا بنا دیا۔ نعوذ باللہ۔ افسوس اگر وہ عالی دماغ اور باہمت انگریز جنگو دماغوں کا نتیجہ یہ نئی نئی ایجادیں ہیں مذہبی امور میں بھی غور و فکر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ نوخیز آرین قوم کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی اسلام جیسے پوتر اور مطہر مذہب پر بیدردی سے اعتراض بیجا کرتی ہوئی اس طرح مضحکہ اُڑاتی ہے کہ گویا اسکے دھرم کی طرح اسلام بھی بالکل عقل کے خلاف ہے۔ اور ایک بچوں کا کھیل ہے۔ یہ وہ آریہ ہیں جو یسوع کی طرح پرمیشور کو مانتے ہوئے بھی نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ پرمیشور کو اپنے اعتقاد کے موافق غاصب۔ بیرحم بے انصاف اور بے تعلق ٹھہراتے ہیں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے روح اور مادہ وغیرہ کو شروع سے پیدا ہی نہیں کیا۔ تو پھر اس کا مالکیت کا دعوےٰ نعوذ باللہ باطل ٹھہرتا ہے۔ کتنی سیدھی بات ہے تھوڑی سی عقل رکھتا ہوا بچہ بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے

یہ آریہ صاحبان ہیں جو عقل کل کا دعویٰ کرتے ہوئے اسلام پر جو عین عقل و معرفت کا چشمہ ہے۔ ناحق اعتراض کرتے ہیں پھر دیکھو اپنی بیوی جو مرد کا ایک طرح سے جسمانی عضو ہوتی ہے بلکہ مرد کا ستر ہوتی ہے۔ اپنی ناقابلیت کیوجہ سے یا اپنی غیر حاضری میں بیرحمی سے دوسرے سٹنٹوں کے سپرد کیجاتی ہے۔ کہ وہ اسے جسطرح چاہیں سیاہ و سفید کریں۔ ایک مہذب اور عاقل انسان کو بے اختیار ایسے عقائد لایعنی پر ہنسی آتی ہے۔ کیا ان کی ان اعتراضوں سے پردہ پوشی ہوجائیگی؟ اور ان کے توہمات نفسانی کے ازالہ میں جو اسلام پر ظاہر کرتے ہیں یہ عیوب عنقا ہو جائینگے؟ نہیں ہرگز نہیں ہم اُس خدا کے بندے ہیں جو خیر الماکرین ہے۔ ان کے ہر طرح کے داؤ پیچ کو وہ خوب جانتا ہے۔ اس کا ایسا مکر ہے کہ انھیں کے پیچوں اور چالوں کو انھیں پر اُلٹا دیگا یسوعی صاحبان کو اکثر دیکھا گیا کہ وہ بزرگوں کی عیب چینی کرنے اور کسیطرح گنہگار ثابت کرنیکے درپے رہتے ہیں اور اپنی لعنت کا خیال نہیں آتا۔ جو اپنے خداوند یسوع مسیح پر نعوذ باللہ لگاتے ہیں یہ لعنت وہ لعنت ہے جو قرآن شریف میں شیطان کے حصے میں آئی ہے۔ استغفر اللہ۔

۲۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کے نور افشاں میں بھی اس قسم کے مضامین درج ہیں۔ کہ قرآن سے بھی پایا جاتا ہے کہ موسیٰ و آدم وغیرہ سب گنہگار تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب تمام گنہگار تھے۔ پھر ایسے خام دلائل پیش کئے جاتے ہیں کہ سوائے خاموشی کے اور کچھ جوابدینا مناسب نظر نہیں آتا۔ کئی مہینوں سے ریویو آف ریلیجنز کے بیش بہا مضمون یعنی "اشاعت اسلام" پر اعتراضات کا کالم کھولا ہوا ہے بارہا خیال آیا کہ اس کا کچھ جواب ترکی بہ ترکی لکھا جائے مگر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ صرف اخبار کی کالم پُری کے سوا اور کوئی اخبار کی حیثیت مدنظر نہیں اور پر سرخی لکھدی کہ "ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب" تاکہ معلوم ہو کہ کسی شیر سے مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر جوابات ایسے لایعنی کہ چپ ہی بھلی نمونتہً ذیل کا سوال و جواب ملاحظہ ہو

(ریویو) تو کہ دشمن تو چاہتا تھا کہ مسلمانوں کو بالکل کچل ڈالے مگر الہام الٰہی کے مطابق خدا کے زبردست ہاتھ نے اپنی امداد کا وعدہ پورا کیا۔ الخ

(نور افشاں) اقول جس طرح سے وہ چاہتے تھے کہ قریش مغلوب ہوں برباد ہوں۔ اسی طرح سے مسلمان چاہتے تھے اور ہر کوئی اپنی بہتری چاہا کرتا ہے یہ تو قاعدہ کی بات ہے۔ مگر اگر مسلمانوں کی فوج بڑھ نہ جاتی اور وہ دل توڑ توڑ کر نہ لڑتے تو قریش اُنکو ضرور مغلوب کر لیتے۔ اور جوش و خروش اور مذہبی رنگ میں آخر جانیں توڑ توڑ کر جو مسلمان لڑے تو اُن کو فتح نصیب ہوگئی۔ اور قریش ہار گئے۔ اکثر تواریخ پڑھ کر دیکھو ہزارہا ایسے واقعات ملینگے۔ دو فریق میں سے فتح ایک کا حصہ ہوتی ہے۔ مگر اسکو خاص طور سے خدا کیطرف منسوب کرنا مسلمانوں ہی کا حق ہے۔

مندرجہ بالا کوٹیشن سے اہل انصاف و اہل مناظرہ بخوبی موازنہ فرما سکتے ہیں کہ آیا معترض صاحب ضد اور تعصب سے تردید کر رہے ہیں یا محققانہ طور پر ان کی تردیدی عبارت ان کے مقصد کو پورا نہیں کرتی بلکہ برعکس ان کے ہماری تائید کر رہی ہے۔ یعنی جب اس فتح کے لئے کچھ عرصہ پیشتر پیشگوئی کی گئی اور یہ کہا گیا کہ خدا نے یہ خبر دی ہے کہ یہ فتح ضرور ہوگی۔ اگر وہ پیشگوئی پُوری ہوگئی تو کیا معترض کا یہ مطلب ہے کہ کسی صداقت کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کیا جاوے؟ یا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ ہزاروں لوگ جان توڑ توڑ کر اپنے مخالف کے برخلاف کوشش کرتے ہیں مگر آخر میں ناکامیاب رہتے ہیں تو کیا یہاں ناکامیابی کا ہونا ممکن نہ تھا۔ تھا۔ ضرور تھا۔ ہزاروں مخالف ہر طرح سے طیار اور ادھر چند معدودے جانثار مگر بے سرو سامان پھر وعدہ فتح کیا یہ خدا کا فعل نہیں؟

بجائے ایسے لایعنی جوابوں کے اگر اپنے مذہب عیسائیت کی تعلیم ہی ان کالموں میں پیش ہو جایا کرے تو کیا ہی اچھا ہو۔ کیونکہ سورج کے نکلنے سے چاند ستارے خود بخود ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسا تو نہیں دیکھا گیا کہ سورج نے چاند ستاروں پر حملہ کیا ہو۔ ہاں اگر کوئی نیک نیت محقق جائز اعتراض کر کے جواب کا مطالبہ کرے تو بیشک تہذیب سے اُسکو جوابدیا جاوے بلکہ اخبار میں بھی درج کیا جاوے۔ چنانچہ اب میں ایک سوال نیک نیتی سے یسوعی صاحبان سے خصوصاً نور افشاں کے معزز ایڈیٹر کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ وہ اس کے طمانیت بخش جواب سے خاکسار کو ضرور سرفراز فرمائینگے۔ سوال حسب ذیل ہے کہ خداوند یسوع مسیح کو تمام پچھلی پیشینگوئیوں کا مصداق ٹھہرایا جاتا ہے۔ یعنی تمام وہ پیشینگوئیاں جو اسرائیلی نبی نے یا پچھلے انبیاءؑ نے کیں وہ صرف خداوند یسوع مسیح کے لئے تھیں۔ جن میں ایک یہ بھی ہے کہ اسرائیل کی اولاد میں سے وہ موعودہ نبی آئیگا۔ مگر یہ کبھی کسی نبی نے پیشینگوئی نہیں کی کہ میری نسل سے خدا کا بیٹا خداوند یسوع مسیح پیدا ہوگا۔ اس سے دو طرح کے شک پڑتے ہیں ایک تو یہ کہ کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔ اسرائیل اور خدا ایک ہی جنس کے ہوں اور خدا اسرائیل کی اولاد میں سے پیدا ہو۔ تا یسوع مسیح خدا کا بیٹا پیدا ہو۔ کیونکہ اسرائیل کی اولاد کی شرط ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ باب ۴۴ آیت ۲ سے ۸ تک پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ اور بھی بہت سے حوالے جو یسوعی صاحبان دیتے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح اسرائیل کی اولاد ہونگے دوم یہ کہ ۶۔ آیت باب ۸ یسعیاہ میں لکھا ہے کہ میں اول اور میں آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں" آگے چلکر اس باب کی آیت ۸ میں بھی لکھا ہے کہ "تم میرے گواہ ہو کیا میرے سوا کوئی خدا ہے" پھر اس خدائی کے ثبوت میں یہ بھی پیش کیا ہے کہ "کوئی چٹان نہیں۔ میں ایسی کوئی نہیں جانتا" یعنی اپنا عالم الغیب ہونا پیش کیا ہے۔ ان حوالہ جات سے بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ خدا خود کہتا ہے کہ اور کوئی بت یا انسان یا سورج۔ چاند خدا نہیں کہلا سکتے۔ پھر کیا یسوع مسیح کو خدا کہنے سے کلام الٰہی کی تکذیب نہیں؟ اگر کوئی یسوعی صاحب یہاں یہ کہے کہ یسوع مسیح کی خدائی سے اور کچھ مراد ہے تو اس طرح موسیٰ کو بھی خدا کہا گیا ہے۔ بلکہ بائیبل میں کئی جگہ پچھلے بعض نبیوں کو خدا کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ یسوع مسیح کو خصوصیت سے کیوں خداوند پکارا جاتا ہے اگر اس وجہ سے کہ وہ بے باپ تھے تو آدم بے ماں باپ تھے وہ کچھ درجہ بڑھکر چاہئیں۔ فی الحال یہی ایک سوال ہے۔ آئندہ پھر دیکھا جائیگا۔

اس مضمون میں یسوع مسیح کے ماننے والوں کو یسوعی صاحبان سے خطاب کیا گیا ہے۔ عیسائی صاحب کہکر خطاب نہیں کیا گیا ہے کیونکہ وہ ہمارے قرآن شریف کے متذکرہ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے اور نہ ہی انجیل شریف میں ان کا کوئی نام مقرر کیا گیا ہے۔ مگر ہم مسلمانوں کا نام قرآن شریف میں مسلمین مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ آیت سمٰکم المسلمین والی سے ظاہر ہوتا ہے۔

فخر الدین صادق ملتانی۔ (مقیم دار الامان)

اخلاق احمدی

میں کیا اخویم کبیر الدین احمد صاحب احمدی سے ملکر اسقدر خوش ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔ آپ خاص طور سے احمدیت کے رنگ میں رنگین ہیں بڑے تپاک اور خلق سے ملے اُن کے اخلاص اور محبت کا ذکر کرنا عبث ہے۔ میرے خیال میں یہی لکھنا کافی ہوگا کہ آپ ہماری جماعت کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ لکھنؤ کی انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں سرگرم ہیں۔ اور باوجودیکہ اُن کی ملازمت ایسی ہے کہ مستقل طور پر ایک جگہ رہنے کو اجازت نہیں دیتی تاہم آپ تبلیغ اور اشاعت اسلام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ انجمن احمدیہ کے آفس کا بھی میں نے معائنہ کیا۔ رسید بہی اور دیگر رجسٹرات کمال حفاظت کے ساتھ مکمل رکھے ہوئے تھے اور تمام حساب کتاب آئینہ کی طرح صاف پایا۔ انکا نظم و نسق وانتظام واقعی قابل تعریف ہے۔ سب سے بڑی صفت جو میں نے اُن میں پائی وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب موصوف اظہار عقائد اور علانیہ تبلیغ بڑی جرأت کے ساتھ کرتے ہیں اور مخالفت کی کوئی پروا نہیں کرتے یہ اخلاقی جرأت فی الواقع قابل تقلید ہے۔ اور میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت سی باتوں میں کبیر الدین صاحب ہمارے برادران احمدیہ کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ میری یہ دعا ہے کہ خدائے ذوالجلال اُن کے مساعی جمیلہ کو بابرکت ثابت کرے۔ اور اس اطراف میں احمدیت کو بیش از بیش پھیلانے میں اُن کو روح القدس سے تائید کرے۔ آمین ثم آمین

محمد عطاء الرحمن احمدی - ایم - اے - آسامی
گورنمنٹ کالج راجشاہی مشرقی بنگال۔

انجمن احمدیہ شملہ کے سالانہ لیکچر

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کی حکمتیں کچھ وہی سمجھتا ہے۔

جب میں گذشتہ مئی میں جالندھر میں رخصت پر تھا تو میں نے کوشش کی کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا وہاں ایک دو لیکچر ہو جائے۔ (اس سے پیشتر دو لیکچر ہو چکے تھے) چنانچہ بصد مشکل یہ انتظام کیا کہ بستی غزاں میں جو ایک سالانہ جلسہ اہل اسلام کا ہونیوالا تھا اس میں اُن کو وقت دیا جائے۔ اور جملہ بستیوں اور شہر میں منادی کرادی گئی مگر اسی روز خواجہ صاحب موصوف مرض اسہال میں گرفتار ہو گئے۔ اور جلسہ میں تشریف نہ لا سکے۔ بعدہٗ جب میں شملہ سے واپس آیا تو یہاں لیکچر کے واسطے انتظام کیا اور ۴ - ستمبر کو ٹون ہال لیکر خواجہ صاحب کو اطلاع کردی۔ مگر اس موقعہ پر انھیں کسی خاص کام کے لئے جموں جانا پڑ گیا۔ چونکہ اس کے بعد ۱½ ماہ تک ٹون ہال رُکا ہوا تھا اس لئے ۲۲ - اور ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو انتظام کرکے خواجہ صاحب کو تار دیدی گئی کہ وہ ان تاریخوں میں آسکتے ہیں۔ یا نہیں جسکا جواب انھوں نے یہ دیا کہ ان تاریخوں میں دارالامان کے ایک جلسہ میں شامل ہونا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ غرضیکہ میری متواتر کوششیں ناکامیاب رہیں۔ مگر اس موقع پر مجھے یہ سوجھی کہ ٹون ہال میں اپنے ہی لیکچر کرائے جائیں چنانچہ بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا۔ ۲۲ - اکتوبر کو میں نے ضرورت نبی پر لیکچر دیا۔ اور ۲۳ - اکتوبر کو مولوی عمر الدین صاحب نے اس مضمون پر تقریر کی کہ بعض علماء نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الرحمۃ کے خلاف جو کفر کا فتویٰ دیا۔ اور وہ کہانتک صحیح ہے۔ اور دلائل مندرجہ کفرنامہ کی یکے بعد دیگرے بڑی تشریح کے ساتھ تردید بیان کی۔ افسوس ہے کہ لوگوں نے مطلقاً دلچسپی نہیں لی پہلے روز صرف چند آدمی شریک ہوئے۔ ہم نے یہ خیال کرکے کہ شاید کافی تشہیر نہیں ہوئی منادی کرادی مگر اسپر بھی بہت تھوڑے لوگ آئے۔ یہی غنیمت ہے کہ آخر معدودے چند آدمی جو آئے اُن کو نہایت عمدہ طور پر تبلیغ ہوگئی۔ دلوں کا پھیرنا اللہ کے اختیار میں ہے مگر میں نے دوسرے دن کی تقریر کے بعد شرائط بیعت کی کاپیاں غیر احمدی احباب میں تقسیم کردیں۔ تاکہ انھیں معلوم ہو جاوے کہ ہم کس اقرار پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اور اگر وہ بھی پسند کریں تو داخل ہو جائیں

ان لیکچروں کے متعلق ایک بات سُننے میں آئی ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو قابل افسوس ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں نے باہم صلاح کی کہ اگر ہو سکے تو ضلع کے حکام تک شکایت پہنچا کر ہمارے لیکچروں کو بند کرایا جائے حکام سے تو یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ اس قسم کا حکم نافذ فرمائیں مگر اس سے عام مسلمانوں کی نیتوں کا اندازہ ہوگیا کہ وہ زبان سے تو اتحاد اور اتفاق پکارتے ہیں مگر افعال سے بغض اور عناد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ایسی کارروائیوں سے کہ وہ فرائض دینی ادا کرنے میں ہمارے سد راہ ہوں اور ہماری پبلک وعظ و تقریر کو روکنے کی کوشش کریں کبھی اتفاق کی اُمید ہو سکتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک قلیل جماعت ہے اور نہ ہمارا کچھ بگاڑ سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے۔ مگر انھیں آگاہ رہنا چاہئے کہ باوجود ان کی مخالفانہ کوششوں کے اللہ تعالیٰ اسکو بڑھا رہا ہے اور عنقریب ایک وقت آتا ہے کہ ہمارے برخلاف ان کے حملوں کی کچھ حقیقت نہیں رہیگی۔ رہا حکام کا مداخلت کرنا سو ہمیں پوری اُمید ہے کہ وہ ہرگز ہم پر یہ بے انصافی روا نہیں رکھینگے۔ جب آریوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں کے عام جلسے ہوتے ہیں اور وہ بازار میں عام طور پر تبلیغ کرنے سے نہیں روکے جاتے تو ہمارے ساتھ حکام یہ سختی روا نہیں رکھ سکتے۔ علاوہ اس کے عیسائیوں کے وعظ بازار میں ہوتے ہیں اور مسلمان عام جلسے کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات وہ حضرت امام علیہ السلام کے برخلاف خاص طور پر اشتہار دیکر لیکچر دیتے ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں دفعیہ کے طور پر ان کی تردید کرنے کی اجازت نہ دی جاوے۔ اور ہمیں پبلک میں اپنے مذہبی خیالات ظاہر کرنے سے روکا جائے۔ بہرحال فی الحال ہم اس سے زیادہ نوٹس لینا نہیں چاہتے۔ اگر ہمارے برخلاف اس قسم کی کارروائیاں کی گئیں تو ہمیں مجبوراً حکام بالادست کو پوری کیفیت سے آگاہ کرنا پڑیگا۔ کہ ہم میں اور دیگر مسلمانوں میں کیا اختلاف ہے۔ اور آیا ہم گورنمنٹ کے لئے باعث خوف ہو سکتے ہیں یا وہ مولوی اور اُن کے پیرو۔ جو ایسے خونی مہدی کے منتظر ہیں جو آکر ان کے زعم باطل میں کل دُنیا کے کُفار کو قتل کردیگا۔ اور نیز یہ بھی بتانا پڑیگا کہ کس کس نے اور کب بلا اشتعال حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کے خلاف لیکچر دلاکر ہمارا دل دُکھایا۔ اور ہمیں مجبور کیا کہ ہم بھی جہانتک ہو سکے اُن باطل اعتراضات کا جواب دیں جن کی بنیاد محض ضد اور تعصب پر ہے۔ اور جو ناشائستہ الفاظ میں کئے گئے ہیں۔

(برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ)

یکم دسمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔
ناظرین مُطلع رہیں۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

ماہ اکتوبر کے رسالہ مارتنڈ میں "انسانی کمزوریاں اور نکتہ چینی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے اخلاقی جرأت سے کام لیکر آریہ سماج کی اندرونی حالت کا آئینہ پیش کیا ہے۔ چونکہ یہ مضمون اِس قابل ہے کہ تمام آریہ سماجی اور ان کے اخبارات اپنے خیالات کا مقابلہ اِن الفاظ سے کریں اور آئندہ کو اپنی حالت سدھاریں اور خواہ مخواہ بیچارے مسلمانوں پر الزام دھر دھر کر انکو بدنام نہ کیا کریں۔ لہٰذا اہل ہند کی آگاہی کے لئے اِس کے بعض حصے نقل کئے جاتے ہیں "تاکہ اصلیت معلوم ہو جائے۔ کہ ہاتھی کے دانت کھانیکے اور اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اِس مضمون میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

مسیح کا ایک قصہ ہے کہ یہودی اس بزرگ پر تمسخر اُڑایا کرتے تھے۔ وہ ایک زناکار عورت کو اِس کے سامنے پکڑ لائے اور کہنے لگے تو مربی اور اُستاد ہے اِس عورت نے زنا کیا ہے تو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دی مسیح نے عورت کو سر سے پانوں تک دیکھا۔ پھر یہودیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تم سچ کہتے ہو۔ شریعت کا حکم ہی کہ عورت کو سنگسار کیا جائے۔ زنا کی سزا یہی مقرر ہے۔ میں تُم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ تم سے جس کسی نے زنا نہیں کیا اس عورت کے ایک پتھر مارے۔ یہ کہکر مسیح تو آنکھ بند کر کے کھڑا ہو گیا۔ پھر وہی شرمائے اور ایک ایک کر کے چلے گئے کسی نے اسکو سنگسار نہیں کیا جب مسیح نے آنکھ کھولی تو سوائے عورت کے اور کوئی نہ تھا اِس نے اس کے مخاطب ہو کر کہا کہ عورت جا اب گناہ نہ کر۔ اِس قصہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ سارے یہودی جو عورت کو سنگسار کرنے کیلئے مُصِر تھے زانی تھے اور یہی لوگ اس عورت کے سنگسار کرنے کا فتویٰ مانگتے تھے۔ یہ حالت ہمکو انسانی جماعت کے ہر طبقہ میں نظر آتی ہے۔ انسان اگر آپ قصور کرے تو کوئی بات نہیں دوسرے کے ذرہ ذرہ سے قصور پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے اور ان کو بدنام کرنے کے درپے ہو جاتا ہی۔۔ مجھکو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ عیب آریہ سماج میں کوٹ کوٹ کر بھر گیا ہے۔ یہاں سوائے عیب دیکھنے اور نکتہ چینی کرنے کے اب اور کوئی بات باقی نہیں رہگئی اپنے شہتیروں کو چھپانا اور دوسروں کے تنکے کو مطعون قرار دینا اس ضرورت وقت اور جیتی جاگتی ہندو سوسائٹی کا دھرم بنگیا ہے۔"

پھر اس کے بعد مضمون نگار نے ان کے آپس کے سلوک کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔ "اوروں کو تو جانے دیجئے۔ ان کا آپس کا برتاؤ ایسا دلخراش ثابت ہو رہا ہے کہ جسکو دیکھکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے عزیزوں کو بدنام کرنے اپنے بزرگوں کو لعنت ملامت کرنے بلکہ عورتوں تک کی پردہ فاشی کرنے کے لئے داستاں کی داستاں سُناتے رہتے ہیں۔ ابھی تک انکو دعویٰ تھا کہ آریہ سماج عدالت میں نہیں جاتا۔ اب یہ سوسائٹی پر بھروسہ نہ کر کے ہتک عزت اور ازالہ عزت عرفی کے مقدمات عدالت میں دائر کرتے ہیں۔ جس سماج کو دیکھئے بدبینی۔ عیب بینی۔ نکتہ چینی کا کل بنا ہوا ہے" اگر مذکورۃ الصدر الفاظ خدانخواستہ کسی مسلمان اخبار نویس کے قلم سے نکل جاتے تو پھر ایکدفعہ بیچارے "ایڈیٹر ہندوستان" کو میلہ رام تھیٹر میں جلسہ کرنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی۔ لیکن اب تو مجبوری یہ ہے کہ یہ ان کے اپنے گھر کے بھیدی کے الفاظ ہیں جن کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں"

چند ایک واقعات بیان کرنے کے بعد مضمون نویس پھر آریوں کو ان نصیحت آمیز کلمات سے مخاطب کرتا ہے

"پیارے بھائیو کیا تم اپنے سینوں پر ہاتھ دھر کر کہہ سکتے ہو کہ تم ہر بات میں پوتر ہو۔ اگر یہ نہیں ہے تو کیوں کسیکا دل بیجا طور پر دُکھاتے ہو۔ اگر یہی حال رہا تو پھر تمھاری جماعت میں شریک کون ہوگا۔ تم کہو گے کہ ایسے بے اصول آدمیوں کا سماج سے نکل ہی جانا اچھا ہی۔ بہت خوب ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ روزانہ پنچ کرم کرتے ہو۔ آپ نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے اِس کا جواب شاید اثبات میں آپ نہ دے سکو گے۔ پھر ایسی جماعت میں آپ خود کیسے بااصول ٹھہر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو آپ کو آریہ سماج سے بوریا بستر باندھنا چاہئیے لوگ سچی بات کو سُنکر بُرا مانتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہی کہ دُنیا میں آریہ سماج ہی ایک ایسا گروہ ہے جس کے درمیان قریب قریب ۹۰ فیصدی آدمی ویدوں سے ناواقف کرم کانڈ سے ناواقف اور شاستروں کے مطالب سے ناواقف نظر آئینگے۔ مگر ہاں شور مچانے اور دوسروں پر پھبتیاں اُڑانے میں اِن کو کمال ہے۔ دور نہ جاؤ اپنے اپنے سماج کے آدمیوں سے پوچھ دیکھو۔ کون روزانہ سندھیا اور ہون کرتا ہے۔ کتنے اخبار نویس سنسکرت سے واقف ہیں۔ اور یہی ایک تمہاری مجلسی کمزوری تمکو خاموش رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اصلاح شور وغل کرنے سے نہیں اصلاح ہمیشہ کام کرنے سے ہوتی ہے۔ جو لوگ کمزور ہیں اِن کی کمزوری پر خاک ڈالو۔ اگر تم مرد میدان ہو تو دنیا میں آگر دکھاؤ کہ آریہ ایسے ہوتے ہیں۔ باوجود اس **۲۶ برس کام کرنے کے ایک بھی آئیڈیل شخصیت سماج نے پیدا نہیں کی۔ ابھی تک دوسروں سے چھیڑ چھاڑ تھی اب آپس میں لڑائی جھگڑے کی ٹھن گئی۔** ؎

المدد موقع مدد کا ہی یہ اے باد مراد ناخدا ملتے ہیں لیکن باخدا ملتا نہیں

اِس پیراگراف کو بغیر کِسی حاشئے کے پڑھنا لطف دیگا۔ اور پھر جلی حروف صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ ۲۶ سال میں آریہ سماج نے بجز دیگر مذاہب سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے اور کوئی کام نہیں کیا۔ کیا اسپر مسلمانوں پر ابتداً حملہ کرنے کا الزام عائد ہو سکتا ہے ؎

قریب ہے یار روزِ محشر چھُپیگا کشتوں کا خون کیونکر
جو چُپ رہیگی زبانِ خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

(از روزانہ پیسہ اخبار)

تمباکو استعمال کرنے کے نقصانات

(۱) ایک ڈاکٹر اس طرح لکھتا ہے کہ تپِ محرقہ اُن مریضوں کے واسطے سخت جانکاہ ثابت ہوا ہے جو تمباکو پینے کے عادی تھے

(۲) سگار نوشی سے علاوہ دیگر کئی قسم کی بیماریوں کے احتمال کے ذیل کی بیماریاں بالخصوص پیدا ہو جاتی ہیں۔ خون کا پتلا ہونا۔ دل کا کمزور ہونا۔ دل کی حرکت میں فرق آنا پھیپھڑوں کے اندر خراش ہو کر کھانسی کا آنے لگنا۔ کانوں میں کِسی کسی وقت سیٹی یا گھنٹے کی سی آواز سنائی دینا اور دماغ کی قوت کا کمزور ہو جانا (ایک انگریز ڈاکٹر) (۳) ایک دفعہ ایک شخص مرا۔ میں نے اُس کی لاش کا ملاحظہ کیا تو اُس کے جسم میں ایک انچ تک لمبی نسوار جمی ہوئی تھی۔ اور اُس کی موت کا باعث وہی نسوار ہوئی تھی۔ (ایک اور ڈاکٹر) (۴) ایک تجربہ کار ڈاکٹر بیان کرتا ہے کہ تمباکو کا استعمال ہاضمہ کیواسطے مضر ہے اور تمباکو اور نسوار کے استعمال سے چونکہ خون سر کو چڑھتا ہے اس باعث سے بڑا بھاری خطرہ مرگی کا ہوتا

ہو۔ اگر کوئی شخص قولئے قوی کیوجہ سے کچھ دیر تک ظاہرا اِس کے نقصان کو نہ بھی محسوس کرے تو اتنا تو ضرور ہوتا ہی کہ ایک قسم کا سیاہ گندا اور بدبودار مادہ اس کی ناک سے ہر وقت بہتا رہتا ہے جس کے دیکھنے سے انسان کا جی متلانے لگتا ہی (ایک ڈاکٹر) (۵) سب سے گندے اور خراب طریقے تمباکو کے استعمال کے دو ہیں۔ تمباکو کا کھانا اور چبانا۔ کیونکہ اس طرح سے مُنہ کا لعاب بہت ضائع ہوتا ہے اور یہ لعاب ہاضمہ کے واسطے بہت مفید چیز ہے۔ جس کے ضائع ہونے سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہی کہ جن کو ہر وقت کچھ نہ کچھ چبانے اور بار بار تھوکنے کی عادت ہوتی ہے اُن کے معدے اور جگر میں کوئی نہ کوئی خرابی ضرور رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر وقت تھوتھو کرتے رہنا نہایت مکروہ اور بُری عادت ہے۔ (ایک حکیم) (۶) جو لوگ تمباکو کی نسوار لیتے ہیں اور سونگھتے ہیں اُن کی آواز نہایت بھدی اور خراب ہو جاتی ہے تمباکو نوش کے تالو اور ناک کی جلد اندر کیطرف سے خراب ہوتی ہی تمباکو کے دھوئیں کا کڑوا اور زہریلا غبار اندر جا کر جمتا جاتا ہی۔ پھیپھڑوں جیسی نازک لطیف اور پاک سطح سیاہ ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ غلیظ اور ناپاک اور زہریلا غبار ناک کی راہ ہی سے نکلتا ہے۔ اور اس طرح سے دماغ میں بھی اس کا اثر پہنچتا ہے۔ جس سے بعض اوقات نئے تمباکو نوش کے سر میں چکر آجاتا ہے۔ اور اُس پر غشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ دماغ کا تعلق ناک کے علاوہ آنکھ اور کان وغیرہ سے بھی ہوتا ہے اِس لئے یہ دھواں نازک اور لطیف مقامات کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ (ایک ڈاکٹر) (۷) تمباکو نوش کو اکثر نسیان کا عارضہ ہو جاتا ہے (ایک تجربہ کار ڈاکٹر) (۸) دمہ کا مریض جہانتک دیکھنے میں آیا ہے وہ تمباکو یا شراب کے پینے کا عادی عموماً پایا گیا ہے۔ (ایک حکیم) (۹) تمباکو کھانے۔ چبانے اور پینے والوں کے دانت پیشتر از وقت گر جاتے ہیں چونکہ خراب ہونے کے علاوہ کمزور بھی ہو جاتے ہیں۔ اور اخیر وقت تک قائم نہیں رہ سکتے۔ (۱۰) جو لوگ نسوار کا استعمال کرتے ہیں اُن کے سونگھنے کی طاقت اور قوت حافظہ بالکل خراب اور نکمی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نسوار کا زیادہ تر اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ مغز کے خراب ہو جانے سے آنکھوں کی بینائی میں بھی فرق آجاتا ہے۔ ہاضمہ کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور اکثر بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ (۱۱) عموماً نسوار لینے کی عادت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے اور یہی باعث ہے کہ عورتوں کو ہسٹریا (ایک قسم کی غشی) کی بیماری بہت زیادہ ہوتی ہے اور نسوار لینے والی عورتیں چھوٹی عمر میں ہی بوڑھی دکھلائی دینے لگتی ہیں۔ (۱۲) حقہ پینے سے حلق اور ہوا کی نالیوں اور شُش میں خراش ہونے سے بلغم اخراج پاتا ہے۔ اور بعض نادان لوگ سمجھتے ہیں کہ تمباکو کے اثر سے ہمارے اندر کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ اس کے ضرر رساں اثر سے خراش ہوتی ہے جو نہایت خطرناک ہے۔ آخر ہوتے ہوتے سرفہ یا ضیق کا مرض ہو جاتا ہے۔ (۱۳) حقہ پینے سے معدہ میں خاص حرارت پیدا ہوتی ہے چونکہ تمباکو کا استعمال نظام عصبی پر ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے اس لئے علاوہ دیگر شکایات کے حقہ نوش کو سرعت انزال اور رقت منی کا فعل بھی ہو جاتا ہے۔ (۱۴) علم حکمت سے ثابت ہو چکا ہے کہ کل مسکرات خواہ کم مقدار میں ہوں خواہ زیادہ کسی طریقے سے اُن کو استعمال میں لایا جاوے دماغ پر اُن کا خاص اثر ہوتا ہے۔ اس خلاف صحت اثر سے جو تمباکو دماغ پر ڈالتا ہے افسوس ہے کہ لوگ اُلٹا خوش ہوتے ہیں۔ ذائقہ کی قوت خراب ہو جاتی ہے۔ نسیان ہو جاتا ہے۔ ثقل۔ سینہ میں انتقالی درد ہو جاتا ہے آنکھ کی پُتلی پھیل جاتی ہے۔ جس سے دُھندلا نظر آنے لگتا ہے۔ (حکیم) (۱۵) نکوٹین جو تمباکو سے پیدا ہوتا ہی سخت زہر ہے۔ اس کا ایک قطرہ انسان کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ (ڈاکٹر رچرڈسن) (۱۶) اس میں ہرگز شک نہیں کہ تمباکو نوجوان اور بچوں کی تکمیل جسمانی میں حارج ہوتا ہے اور قد و قامت اور روئیدگی کو مار دیتا ہے۔ (ڈاکٹر ولیم) (۱۷) تمباکو کا اثر انسان کے اعضاء و قواء کے نشوونما پر سخت مہلک اثر ڈالتا ہے۔ دل کو سخت صدمہ پہنچتا ہی۔ جسمانی طاقت کو کم کر دیتا ہے۔ دل کی قوت کو کم کر دیتا ہی اِس کے استعمال سے درد سر لاحق ہو جاتا ہے۔ نگاہ خراب ہو جاتی ہے۔ بدہضمی پیدا ہوتی ہے اور بدنی تکمیل پوری نہیں ہوتی۔ (ڈاکٹر گورگاس صاحب) (۱۸) جو لوگ تمباکو کے کارخانہ میں کام کرتے ہیں وہ بہت جلد سکتہ اور صرع میں مبتلا ہو جاتے ہیں (ڈاکٹر ولیم پارکس) (۱۹) تمباکو دل و دماغ دونوں کے واسطے زہر قاتل ہے۔ (ڈاکٹر شیڈک) (۲۰) تمباکو کا اثر دل و دماغ دونوں پر بہت بُرا پڑتا ہے۔ امراض سکتہ اور مرگی اکثر لاحق ہو جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر ٹیلر) (۲۱) آجتک جتنے مریض میرے پاس سرطان زبان یا لب کے شاکی آئے اُن سب نے اقرار کیا کہ وہ تمباکو پیتے تھے (۲۲) تمباکو کھانا اور پینا مرگی اور سکتہ کے بھاری بواعث ہیں (ڈاکٹر پارس) (۲۳) امریکہ کی فوج سے جسقدر سپاہی مرض دل کی وجہ سے تخفیف میں آئے وہ سب تمباکو نوش تھے (ڈاکٹر نوکس) (۲۴) ڈاکٹر ابرہام سیور صاحب لکھتے ہیں کہ پہلے عام خیال تھا کہ سکتہ اور مرگی شراب کے استعمال کا نتیجہ ہیں لیکن اب ثابت ہو گیا ہے اور اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ تمباکو کے نتائج ہیں۔ (۲۵) تمباکو مرگی کا خوفناک باعث ہے۔ اور اعصابی امراض کی جڑ۔ (ڈاکٹر سیک) (۲۶) یہ سراسر غلطی ہے کہ تمباکو کے استعمال سے ہاضمہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جو لوگ تمباکو چھوڑ دیتے ہیں اُن کو چند ہی دنوں میں بمقابلہ پیشتر کے زیادہ بھوک لگنی ہے اور اچھے موٹے تازے اور توانا ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہزاروں مریض ایسے ملے ہیں کہ جو تمباکو کے استعمال کیوجہ سے دائمی بدہضمی میں مبتلا ہیں۔ (۲۷) اگر تمباکو کا اثر انسان کے جسم میں زہر کا اثر نہ بھی کرے تو مفصلہ ذیل نقصانات تو ضرور اُٹھانے پڑتے ہیں۔ بدہضمی بھوک کا کم لگنا۔ کھانسی شُش کے امراض، جلد کی بیماریاں سر میں چکر آنا۔ نیند کم آنا۔ خواب پریشان کا دیکھنا۔ بینائی کا کمزور ہونا۔ مُنہ سے بدبو کا آنا۔ دماغ کا کمزور ہو جانا۔ (ڈاکٹر ایڈورڈ) (۲۸) ڈاکٹر جی جیمس لکھتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ ۹ سے پچیس سال تک کی عمر کے کچھ لڑکوں کا جو تمباکو پیتے تھے۔ امتحان لیا۔ ۲۲ لڑکوں کے خون میں خرابی ہو گئی تھی۔ اور اختلاج قلب کا مرض تھا۔ ہاضمے میں فرق اور دماغ بالکل بیکار تھا۔ ۸ لڑکوں کے خون کو عمل تحلیل الاجزا سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اُن کے خون میں سرخ دانے بالکل کم تھے۔ ۲۲ کو نکسیر کی شکایت تھی۔ ۱۰ ان میں خراب بینائی کے شاکی تھے۔ الغرض ایک لڑکا بھی ان سب میں کامل تندرست نہ تھا۔ یہ سب کچھ تمباکو کے اثر سے تھا (۲۹) مسٹر نیلز ایک بہت بڑے امیر کا لڑکا تھا ایک روز صبح کے وقت اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ ۶۰ سگار ہر روز پیا کرتا تھا۔ اور اس زیادتی کیوجہ سے راہی عدم ہوا۔ (۳۰) ایک دفعہ امریکہ کے ایک سائنٹیفک اخبار میں لکھا تھا کہ جسقدر لوگ ہر سال ریاست ہائے متحدہ میں مرتے ہیں اُن میں گیارہ فیصدی تمباکو کیوجہ سے

امراض میں بھی مبتلا ہو کر مرتے ہیں۔

(۳۱) حقہ پینے سے متعدد بیماریوں کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ اکثر دفعہ ایک دوسرے کے منہ کا لعاب حقہ کی نے سے لگا رہتا ہے۔ آتشک۔ خارش اور طاعون وغیرہ بیماریاں عموماً حقہ نوشی کی وجہ سے ایک دوسرے میں سرایت کر جاتی ہیں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔

(۳۲) اکثر حقہ نوشوں کو صبح کے وقت بغیر حقہ پئے پاخانہ نہیں اترتا۔ بعض دفعہ جب یہ عادت اعتدال سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تو بعضوں کو بیت الخلاء میں بھی حقہ ساتھ لے جانا پڑتا ہے۔ اور جب تک ساتھ ساتھ کشید نہیں ہوتا پاخانہ نہیں اترتا۔

(۳۳) افریقہ کے سیاح پیرو صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے روبرو ایک شخص نے ایک سانپ کے منہ میں جو زبان نکال رہا تھا تھوڑا سا تمباکو کا ست ایک چوبی پائپ کے ذریعہ لگا دیا جس کا اثر فی الفور ہوا۔ وہ سانپ ایک ہی دفعہ پیچ و تاب کھا کر ایسا گرا۔ کہ پھر نہ ہل سکا۔ اس کے تمام اعضاء اور پٹھے سکڑ گئے۔ بھلا جب سانپ جیسے زہریلے جانوروں پر اس کا ایسا اثر ہوتا ہے۔ تو بچوں کے نازک دل و دماغ اور رگوں اور پٹھوں پر اس کا کیا اثر نہ ہوتا ہوگا۔

(۳۴) نیویارک کے سکولوں میں استادوں کو مقرر کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جاتا ہے۔ کہ وہ تمباکو نوشی کے عادی تو نہیں ہیں۔

(۳۵) امریکہ کے بحری سکولوں میں طلباء پر تمباکو نوشی سے جو اثر پڑا تھا۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے جو منجانب گورنمنٹ قائم کی گئی تھی۔ اپنی رپورٹ میں ذیل کے نقصانات بیان کئے تھے۔ اعضاء تو سے کی کمزوری۔ اعصاب پر برے اثر کا پڑنا۔ ہضم میں فرق آنا۔ دردسر۔ خیالات کی پریشانی حافظہ کا خراب ہونا۔ توجہ میں خلل کا واقع ہونا۔ قلت گرسنگی۔ اختلاج قلب۔ رعشہ۔ نیند کا کم آنا۔ دماغ میں گھبراہٹ۔ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ یہ تمام اثرات تعلیم میں حارج ہونے والے تھے۔ تمباکو نوشی کی قطعی ممانعت کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب کوئی طالب علم وہاں تمباکو نہیں پیتا۔ اگر پئے۔ تو سکول سے حکماً خارج کیا جاتا ہے۔ (مبین حق)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شان مولویت

مولوی صاحب۔ آپنے میرے نوٹ مطبوعہ بدر مجریہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء کا جو جواب اہل حدیث ۴۔ نومبر ۱۹۱۰ء میں دیا ہے۔ اس کو پڑھ کر مجھے تعجب ہوا۔ اس میں آپ مجھے ہدایت کرتے ہیں۔ کہ میں انگریزی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔ میں سمجھا تھا۔ کہ آپ انجمن اتحاد المسلمین کے ایک جوشیلے ممبر ہوں گے۔ اور اس وجہ سے کم از کم ان ایام میں آپ کو کسی اندرونی تنازع کے فیصلہ میں شریعت کی رُو سے تصفیہ کرنے میں عذر نہ ہوگا۔ مگر۔ ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ابھی تھوڑے روز ہوئے ہیں۔ کہ آپنے ایک اور مقدمہ کے دونوں فریق اہلحدیث کو شریعت پر ایک قضیہ کے تصفیہ کے لئے دعوت دی تھی۔ پھر نہ معلوم آپ کو اتنی جلدی کیا سوگھ گیا۔ کہ آپ کو بنفس نفیس خود اس مقدمہ میں شریعت کی اتباع سے فرار ہے۔

(فرت من القسورة۔)

آپ لکھتے ہیں کہ انجمن اتحاد المسلمین کا یہ منصب نہیں۔ کہ اس قسم کے تنازعات میں دخل دے۔ پھر نہ معلوم یہ انجمن کس مرض کی دوا ہے۔ مسلمانان درگور مسلمانی در کتاب کیا آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ شریعت نے اس قسم کے قضایا کے انفصال کا کوئی طریق نہیں بتایا۔ یا آپ کو خوف ہے کہ آپکے بھائی بند (الکفر ملة واحدة) آپکے برخلاف ڈگری دیدیں گے۔

مولوی صاحب! ذرا غور کیجئے۔ میں نے آپکو کس طرف بلایا تھا اور آپ مجھے کس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ میں نے کس کو حکم تجویز کیا تھا اور آپ کس سے فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ آپکے اس جواب سے خوب روشن ہے۔ کہ آپ شریعت کے قضاء کو رد کرتے ہیں اور اندرونی تنازع کا گھر میں تصفیہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ اوٹا عدالت کے کمرہ میں گھسیٹے جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اچھا اگر آپ کی یہی تمنا ہے۔ تو ہم اس تجویز کو بھی بطیب خاطر قبول کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ یہ بشارت بھی آپکے نااشنار کان بہت جلد سُن سکیں گے۔ واللہ الموفق۔ وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

فضل الدین (دنوی) نزیل قادیان دارالامان

مبارک

برادرم بابو محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد کا نکاح خواجہ مظفر حسین کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے موجب برکات اور رحمت کا کرے۔ آمین۔

نماز جنازہ

مکرمی۔ مخدومی حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے ایک عزیز دوست اخویم امام الدین صاحب احمدی جو ڈاکٹر رحمت علی مرحوم شہید کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ ۱۵ اکتوبر گذشتہ کو انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے مہربانی فرما کر گذشتہ جمعہ کو ان کا جنازہ پڑھا ہے چونکہ وہ بڑے مخلص اور پُرجوش احمدی تھے اور سلسلہ کے لئے فنائیت کا مرتبہ رکھتے تھے۔ لہذا ان کے جنازہ کی نماز کے لئے تمام سلسلہ کی خدمت میں استدعا کی جاوے کہ بڑے درد دل سے ان کا جنازہ پڑھا جاوے اور اُن کے لئے مغفرت کی دُعا کی جاوے۔ والسلام

عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ ۳ نومبر ۱۹۱۰ء

جنازہ غائب۔ احباب میاں الٰہ دیا صاحب ساکن سامانہ کی اہلیہ کا جنازہ پڑھ دیں۔

Digitized by Khilafat Library

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب خان نمبر کونسل آف ریجنسی بہاولپور سیکنڈ کلاس میں جاتے تھے کہ امرتسر کے قریب کے سٹیشن پر اس گاڑی میں کوئی بم کا گولہ پھینکا گیا۔ گولہ تو باہر ہی پھٹا۔ مگر اس کے صدمہ سے کھڑکی کے شیشے وغیرہ جو ٹوٹے تو آپ کو غش آگیا اور چوٹ بھی آئی خیریت گذری۔ اُسی گاڑی میں دو انگریز بھی تھے۔ تفصیلی حالات پھر بہرحال ایسے دشمنان قوم و ملک ناعاقبت اندیش انسانوں پر جس قدر نفرین بھیجی جاوے کم ہے۔

مبارکباد

ہمارے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی بی اے جن کو احمدیہ پبلک انٹرڈکشن کرانے کے لئے بھیجیں کہنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پوتے کا نکاح لاہور میں مرزا اسلم بیگ صاحب کی لڑکی سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس قرآن السعدین کو مبارک کرے کہتے ہیں کہ مہر ۳۲ ہزار ہی مقرر ہوا اس کے متعلق ہم اتنا کہنے کی اجازت مانگتے ہیں کہ اگر افراط بری ہے۔ تو تفریط بھی قابل تحسین نہیں۔ مہر۔ دوسرے خاندان میں آنیوالی بی بی کی حیثیت و عزت کے اظہار و قیام کے لئے ہوتا ہے۔ بس مدنظر رہے کہ مہر کی رقم خاندانی حیثیت کے مطابق ہو۔

حضور لارڈ ہارڈنج مع لیڈی صاحبہ جمعہ کو مارسیلز سے جہاز پرشیہ پر سوار روانہ ہند ہو گئے + پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۱۲۴۷ مرے۔ صوبجات متحدہ میں ۲۷۶۔ پنجاب میں ۲۰۲ مرے + پٹیالہ کی خبر کہ بحکم خاص سرحضور جنرل پریتم سنگھ کمانڈر انچیف قلمرو ریاست سے ملک بدر کئے گئے اور سردار گوروت سنگھ والریاست سے باہر کئے گئے۔ بغیر اجازت سرحضور داخل ہونے نہ پائیں گے + لارڈ کریوی صاحب جدید وزیر ہند مقرر کئے گئے۔ لارڈ مارلے کونسل کے لارڈ پریسیڈنٹ بنے گئے + بندرگاہ لنڈن کے جہازوں میں بھی طاعون آلودہ چوہے پائے گئے اس خبر پر تشویش طاری ہے + ملکانوالہ سے ایک میل فاصلہ پر

بیعت نامہ

بزبان پنجابی۔ پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صرف تیس چالیس جلد باقی ہیں۔ قیمت ۲ر

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدسؑ سے طلب کریں

ہمارے ایک احمدی دوست جو آجکل قادیان میں ہیں اور صابون سازی جانتے ہیں۔ جو چاہے۔ اس کو صابون سازی سکھلا دیں گے۔ درخواست کے ساتھ ایک روپیہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ اور ہر خط کے ساتھ جواب کے لئے آدھ آنہ کا ٹکٹ ہو۔

ع۔ک۔ معرفت دفتر بدر۔ قادیان (گورداسپور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرماویں

المطلوب

ایک لڑکی شریف۔ خاندانی۔ عمر سترہ برس۔ اُردو لکھنا پڑھنا سینا پرونا جانتی ہے۔ اس کے واسطے ایک لائق نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ درخواست معرفت اڈیٹر ہو۔ قوم ککے زئی۔ درخواست کے ساتھ ۲ر کے ٹکٹ ہوں

مُفرح یاقوتی

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کی ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کُشتہ و سُرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دو مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اُٹھاویں۔ کُشتہ جریان یعنی دھات جو پیشاب کے آگے یا بعد آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اس کی اتنی تعریف کافی ہے۔ کہ حضرۃ خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ معہ بدرقہ و محصولڈاک تین روپے (سے)

سُرمہ یکم۔ وری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماميران و موتی ہیں۔ یہ سُرمہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا مجربنسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک بذمہ خریدار

پتھر کا کوئلہ

جناب من! میرے کارخانہ میں ہر قسم کا پتھر کا کوئلہ کفایت سے بہت عمدہ ملتا ہے چونکہ میرے یہاں لوڈنگ کا بہت بڑا انتظام ہے۔ خریداروں کو کسی قسم کی شکائت کا موقعہ نہیں ملتا۔ حسب منشاء مہربان خریداروں کو کوئلہ روانہ کیا جاتا ہے۔ اب مہربانوں کو تحریر ہے۔ کہ کم از کم دو ایک گاڑی کوئلہ ضرور منگوا کر آزمائش کر لیں۔ دربارہ نرخ مینجر کارخانہ سے خط و کتابت کریں۔ شرط اول۔ ہمراہ آرڈر قیمت کوئلہ روانہ فرماویں۔ کم از کم نصف قیمت ضرور۔ باقی روپیہ بذریعہ ریلوے پی ایس وصول کیا جاویگا۔ شرط دوم۔ جس وقت گاڑی یہاں سے روانہ کیجاویگی اسوقت آرڈر منسوخ نہیں ہو سکتا۔

اسم فسٹ کلاس بڑا بڑا	اسم سکنڈ کلاس عمدہ بڑا بڑا
دوخشت کون فسٹ کلاس چمکدار	سکنک کون بہت عمدہ
سوفٹ کوک برابر لوخت	اور کوک فسٹ کلاس بڑا بڑا
ہارڈ کوک نمبر ۲ بہت عمدہ	سفید ٹکڑا ۱۔

تار کا پتہ ۔ تقی ۔ دھن باد

المشتہر ۔ ایس ۔ ایم ۔ تقی کون کمپنی ۔ دھن باد ضلع مانبھوم

کتاب طبِ روحانی

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل الترب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے۔ عبارت اس کی آسان اُردو ہے۔ اور ادنےٰ استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے۔ جہاں تک ہو سکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی۔ تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اُٹھاویں اور بیماریوں کا علاج کر کے ثواب حاصل کریں۔ پھر اگر کوئی بات اس کتاب کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اسکی ایک روپیہ اور محصولڈاک ۲ر ہے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م ۔ح ۔ معرفت اڈیٹر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

"موت"۔

و نقصان کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آج ہی خط لکھو اور چور پروف آہنی صندوق الماری منگا کر اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت کی حفاظت کرو۔ مختصر فہرست نرخنامہ باتصویر فرمائش کر کے خاص مشہور عالم جیون مل کمپنی گوجرانوالہ سے مفت نذر ہوگی۔

اصول تجارت و فن تجارت سکھانے اور دولت کمانے کے راستے بتانے والی قابل قدر کتاب۔ صفحہ ۱۲۶ ۔ قیمت ۸ر

مشہور عالم کارخانہ جیون مل کمپنی (گوجرانوالہ)

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئیں مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ بہم

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچے تو یہ تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد۔ مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہوتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائیت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمّیٰ ہے۔ بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لپانے کی ضرورت نہ ٹھاٹھا باندھنے کی حاجت۔ ادھر لگاؤ اُدھر خشک ہو جاتا ہے۔ چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلتے ہو۔ سردیوں میں نہانے اور دھونے کی تکلیف سے کیسا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی شیشی جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے (عہ) علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ۔ حبوب آتشک فی درجن ۸ر۔ حبوب بواسیر خونی و بادی قیمت فی درجن عہ۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ روپیہ سفوف جریان ۸ر۔ حبوب مہی فی درجن عہ روپے۔ نمونہ خضاب اور ہر ایک دوا کا ۴ر۔ محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتا ہے۔

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ قدرتی خضاب اتر ملونڈی ڈاکخانہ وڈالی ضلع گوجرانوالہ

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیئیسواں ۲۳ رکوع اول

سورہ یٰسٓ رکوع ۲

Digitized by Khilafat Library

(مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

قیل ادخل الجنۃ۔ حضرت حق سبحانہٗ نے بذریعہ الہام جنت کی بشارت دی لوگ کہتے ہیں اسے قتل کردیا۔ قرآن مجید سے تو یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔

یستھزؤن۔ تحقیر کرتے ہیں۔ یہی معنے ٹھیک ہیں۔

مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳ رکوع نمبر ۲)

(سورہ یٰسٓ رکوع ۳)

بندوں کو اللہ تعالےٰ سمجھانے کے لئے بہت سی مثالیں بیان فرماتا ہے۔ تمثیلوں سے بات خوب واضح ہوجاتی ہے

دنیا کی تمام مہذب قوموں کے لٹریچر میں یہ طرز پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں مثنوی مولانا روم اس کی بہترین مثال ہے۔

الارض المیتۃ۔ یہ سمجھایا ہے۔ کہ اس ملک میں اخلاقی حالت۔ کھیتی۔ امن عامہ سب کچھ مرچکا تھا۔

امن عامہ کا یہ حال تھا کہ ایک کتی کے بچے کے مرنے پر ہزاروں ہی کٹ کے مرگئے۔ بت پرستی۔ جس کا لازمہ جھوٹے قصے ہیں۔ کیونکہ پجاری اپنے اپنے بتوں کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے عجیب عجیب فسانے تراش لیتے ہیں۔ جن ملکوں میں شرک ہوتا ہے۔ وہاں الٰہیات کا علم بالکل نہیں ہوتا۔ پہاڑوں پر ایسی حالت بہت پائی جاتی ہے۔ یورپ میں قطعاً بُت پرستی ہی رہ گئی ہے۔

حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر نہایت عمدہ نکتہ لکھا ہے۔ کہ ان لوگوں نے نئی نئی ایجادیں کی ہیں۔ یہاں تک کہ خدا بھی نیا ہی گھڑ لیا ہے۔

لوتھر نے لکھا ہے کہ بدکاری کر اور پیٹ بھر کر۔ کر۔ کیا مسیح نہیں ترے لئے کفارہ نہیں ہوا۔ ایک پڑھے لکھے شخص سے میں نے پوچھا۔ ایک شخص ننگے سر دو لکڑیاں ہاتھ میں لئے بھاگتا ہوا تمہاری کوٹھی کی طرف آئے اور کہے۔ آئی ایم گاڈ۔ آئی ایم گاڈ تو تم اسے کیا کہو گے۔ اس نے کہا کہ آپ گستاخی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ پاگل ہی

کہتے ہیں۔

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب زمین مُردہ ہوتی ہے۔ تو آسمان سے جو پانی برستا ہے۔ اس سے وہ بقاعدہ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع زندہ ہوہی جاتی ہے۔ اور جو جو بیج بڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ اس سے اگ پڑتے ہیں۔ اسی طرح آسمانی وحی کا پانی مُردہ دلوں پر پڑکر (جن میں استعداد ہو) ان کو زندہ کرتا ہے۔

خلق الازواج۔ روئیدگی کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ کہ اس کو کھا کر نسل بڑھتی ہے۔ اس تمثیل میں سمجھادیا ہے۔ جیسے بارش ہو۔ تو کوئی روئیدگی کو روک نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ الہامی بارش جو ہوئی۔ تو اب اس کے نتیجہ سے ایک قوم پیدا ہونے والی ہے۔ تم اسے روک نہیں سکتے۔

دُور کیوں جاؤ۔ اس گاؤں میں بھی ایک شخص پر خدا کے فضل کی بارش ہوئی۔ اور پھر باوجود سخت مخالفت کے ایک قوم خدا کے دین پر چلنے والی پیدا ہوگئی۔ اور تم جو یہاں دو تین سو بیٹھے ہو۔ یہ اسی کا ثبوت ہے۔

لمستقر لھا۔ گردش کی مقرر کردہ جگہ ایک طرف خط جدی۔ ایک طرف خط سرطان۔

وان نشاء نغرقھم۔ پیشگوئی فرماتا ہے۔ کہ تم بھی اسی زمین پر بصورت گستاخی ومقابلہ نبی غرق کردئے جاؤ گے۔ اور تمہارا کوئی فریادرس نہ ہوگا۔

ما بین ایدیکم۔ جو عذاب تمہارے سامنے ہے۔

وما خلفکم۔ جو عذاب پیچھے آنے والا ہے۔

فلا یستطیعون توصیۃ۔ وخود کچھ کرسکو گے۔ نہ کسی کو کہہ سکو گے کہ ہمارے بعد یوں انتظام کرنا۔

مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳۔ رکوع نمبر ۳)

(سورہ یٰسٓ۔ رکوع ۴)

نفخ فی الصور۔ جب ہمارا بگل بجیگا۔

من مرقدنا۔ ہماری آرام کی جگہ۔ اعتراض کیا جاتا ہے کیا کفار کے لئے قبر آرام گاہ ہے اسکا جواب یہ ہے۔ کہ یہ نسبتی امر ہے۔ آنے والے عذاب کے مقابل میں یہ عذاب قبر موجب آرام ہی تھا۔

بمرگش بگیر تا بتب راضی شود سے بھی یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔

المجرمون۔ قطع تعلق کرنے والے۔

الشیطٰن۔ خدا سے دُور۔ ہلاک شدہ روحیں۔

اضل۔ ہلاک کردیا۔

تکلمنا ایدیھم - طب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ بعض بیماریاں صرف ہاتھ دیکھنے سے معلوم ہوجاتی ہیں - بعض بیماریاں پیچھے مڑکر چلانے سے پتہ لگ سکتا ہے - یہ تو دنیا کا حال ہے - آخرت میں تو سب کچھ ظاہر ہوجائیگا -

مورخہ ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳ - رکوع نمبر ۴)

(سورہ یٰس - رکوع ۵)

من نعمرہ - خواہ بحیثیت قومی یا بحیثیت سلطنت یا بحیثیت عظمت -

ننکسہ فی الخلق - یہ قانون تمام اشیاء عالم میں ہے -

یحق القول - فردجرم لگے -

لا یستطیعون نصرھم - وہ بت مشرکان مکہ کو کچھ مدد نہ دے سکے -

اس جگہ سورۂ یٰس کے نوٹ ختم ہوئے

سورۂ الصّٰفّٰت رکوع اول

(پارہ ۲۳ - رکوع ۵)

مورخہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

والصّٰفّٰت صفاً - اگر بڑے لائق لوگوں کی صفیں عمدہ صف باندھ کر کسی عظیم الشان مذہب کی تحقیق میں بیٹھیں -

فالزّٰجرات زجراً - وہ مجلس اتنی بڑی ہو - کہ پولیس کا انتظام کرنا پڑے -

فالتّٰلیت ذکراً - پھر اس میں بڑے بڑے لکچرار اپنے اپنے مضمون پڑھیں ان الٰھکم لواحدٌ - تو خلاصہ یہی نکلے گا - کہ اللہ ایک ہے - واقعہ میں مخلوق پرست کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی -

ایک بت پرست رئیس سے میری گفتگو ہوئی - اس نے کہا - قدیم مذہب اچھا ہوتا ہے - مینے کہا - فرمائیے - رام چندر کس کی پرستش کرتے تھے - آخر چلتے چلتے وہ اس بات پر پہونچ گیا کہ "ایک خدا کی"

عیسائیوں سے بھی یہی سوال کیا ہے - کہ کنواری کا بیٹا جب دنیا میں نہیں آیا تھا تو کس کی پرستش لوگ کرتے تھے - تو اون کو ماننا پڑا ہے اس واحد معبود حقیقی کی

رب المشارق - شروق نور کے حصول کا نام ہے - تمام نوروں کا سرچشمہ وہی رب ہے

شیطٰن مارد - ایک مخلوق ہے - جو ناپاک اور مخلوق سے دور رہتی ہے - عرب اسے کاہن کہتے ہیں - شاعر بھی انہی میں داخل ہیں - وہ انبیاء کی اتباع نہیں کرتے اور غیب کی باتوں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں -

لا یسّمّعون الی الملاء الاعلی - جبرئیل اور اس کے قرب والے ملائکہ تک ان کی رسائی نہیں - مگر وہ زمین کے ملائکہ یا ادھر ادھر سے کچھ اڑا لینے میں - کچھ جھوٹ ملا دیتے ہیں -

شہاب ثاقب - چمکتا ہوا شعلہ پڑتا ہے اور وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں -

مورخہ ۱۷ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۳ رکوع ۶)

(سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۲)

وصدق المرسلین - قرآن شریف نے تمام رسولوں کی تصدیق کی - جو صداقتیں انھوں نے مختلف زمانوں میں پیش کیں - وہ سب قرآن مجید میں موجود ہیں -

رؤس الشیٰطین - سانپوں کا سر -

مورخہ ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تئیسواں رکوع نمبر ۷)

(سورۂ والصّٰفّٰت رکوع نمبر ۳)

انبیاء پہلے تمام اسباب کو اپنی طاقت و وسعت کے مطابق جمع کرتے ہیں - پھر خدا کو پکارتے ہیں - کیونکہ اسباب کا جمع کرنا بھی خدا ہی کے قانون کی فرمان برداری ہے - تدبیر کے معنے ہیں - آخر کو دیکھنا -

توکل کے معنے ہیں - جو چیز ہم نہیں پہونچ سکی - اس کے لئے جناب الٰہی میں التجا اور اس کی ذات پر بھروسہ -

من شیعتہ - نوح کے اتباع میں سے -

بقلب سلیم - دل ہو جو طمع - حسد - شہوت کے خیال اور اس کے لوازمات - جہالت - سستی - فضولی - غضب - اس قسم کی بدیوں سے پاک اور اپنے مولیٰ کا فرمانبردار ہو -

فما ظنکم - چور چوری جبھی کرتا ہے - کہ اس کو خدا کی صفت اور رازقیت پر ایمان نہیں ہوتا - زانی نہیں سمجھتا - کہ اللہ پاک بیبیاں دے سکتا ہے - اسی لئے فرمایا -

ذٰلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم -

فنظر نظرۃً فی النجوم - انھوں نے وقت کی طرف توجہ فرمائی - اب بھی مہذب ملک میں دستور ہے - کہ کسی کو رخصت کرنا ہو یا خود جانا ہو - تو اپنی گھڑی دیکھ لیتے ہیں -

انی سقیم - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کان صدیقاً نبیا - وہ بڑا راستباز تھا - ادھر حضرت ابراہیم فرماتے ہیں - میں بیمار ہوں - میری طبیعت ناساز ہے - پس وہ اپنے قول میں سچے تھے - اپنی کمزوری اور کسی اندرونی سقم کو انسان خود ہی سمجھتا ہے

اللہ کے بندے باوجود ناسازی طبع بھی تبلیغ کے جوش میں نکل آتے ہیں۔

فاراددا بہ۔ صرف ارادہ کیا ہے۔ (یہ بات یاد رکھو) مگر خدا نے یہ ارادہ چلنے نہ دیا۔

ادبحٰی فی المنام۔ کوئی شخص دیکھے۔ کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہوں۔ تو اس کے معنے یہی ہوتے ہیں۔ کہ دنبہ ذبح کردے۔ عالم رؤیا میں بیٹا کبش ہوتا ہے۔ اور کبش بیٹا۔

صدقت الرءیا۔ سیریا۔ (شام۔ جانب شمالی عرب جس میں بیت المقدس فلسطین ہے) کے ملک میں انسانی قربانی کا رواج تھا۔ چنانچہ مسیحی تعلیم کی جڑ بھی یہی ہے اسی بناء پر وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کی قربانی پر ایمان لاتے ہیں۔ ہند میں بلیدان کا رواج تھا۔ جے پور میں اب بھی اس جگہ روز بکرا ذبح ہوتا ہے۔

حضرت حق سبحانہ نے حضرت ابراہیم کو ایک رؤیا دکھلائی۔ کہ وہ اپنا بیٹا ذبح کرتے ہیں۔ اس کا اعلان کیا۔ اس پر تیار ہو گئے۔ پھر بیٹے کی جگہ حسب تفہیم الٰہی بکرا ذبح کیا۔ اور یہ سمجھایا۔ کہ اس کی اصل یہ ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ پہلے ایسے رنگ میں ہوا۔ کہ لوگ سمجھ نہیں سکے۔ کہ بیٹے کی قربانی سے کیا مراد ہے۔ اور اس طرح پر اس بد رسم کا ایک راستباز کے عمل سے قلع قمع ہوا۔

دبشرنٰہ باسحٰق۔ یہ غلام حلیم کے علاوہ دوسرے بیٹے کی بشارت ہے۔

برکنا علیہ۔ اس اولاد ابراہیم پر جس کا نام اسماعیل تھا۔

مورخہ ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسواں رکوع نمبر ۸)

(سُورۂ والصّٰفّٰت۔ رکوع ۴)

کسی نبی کا بیان دوبارہ ہوتا ہے تو دراصل اس میں پیشگوئی ہوتی ہے۔ احکام فقیہہ کے متعلق تو قریباً ڈیڑھ سو آیات ہیں۔ ان کے علاوہ جو آیات ہیں۔ ان سے مقصود ہے۔ کہ انسان باخدا انسان بن جاوے۔ اور وہ اخلاق فاضلہ سیکھے۔ اللہ سے پاک تعلق پیدا کرے۔

سلٰمٌ علٰی موسٰی وھارون۔ السلام علینا و علی عباد اللہ الصّٰلحین التحیات میں ہے۔

بعلاً۔ سورج کو بھی ایک دیوتا مانا گیا ہے۔ سورج کی ہیکل کو بعل کہتے ہیں۔ چاند کو وہ لوگ مؤنث سمجھتے تھے۔ اور سورج کو مذکر۔ بعل مرد کو کہتے ہیں۔

احسن الخالقین۔ تمام اندازہ کرنے والوں سے خوبیوں میں بڑھ کر

مورخہ ۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسواں رکوع نمبر ۹)

(سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

صوفیوں نے لکھا ہے کہ یہ یونس کا معراج ہے۔ نینوا ایک شہر تھا۔ ایک لاکھ بیس ہزار اس کی آبادی تھی۔ وہ دار السلطنت تھا۔ حضرت یونس وہاں بھیجے گئے آپ نے وعظ کیا۔ لوگوں نے مخالفت کی۔ تو حضرت یونس نے کہا۔ کہ تم پر عذاب آوے گا۔ جب وہ دن آئے۔ تو ایسی کچھ بات نکلی۔ کہ ان کے دل میں خدا کی صفت رحمانیت کا جوش آگیا۔ تو وہ سمجھے ممکن ہے۔ اللہ تعالے عذاب ٹال دے۔ اس لئے وہ علیحدہ ہو گئے۔ ادھر لوگوں نے عذاب کے نشان دیکھتے ہی تضرع وزاری شروع کر دی اور وہ عذاب ٹال دیا گیا۔

جب حضرت یونس نے سنا کہ عذاب نہیں آیا۔ تو وہ لوگوں سے بھاگے کہ خواہ مخواہ خدائے کریم کی مصالح و غریب نوازیوں سے ناواقف لوگ اعتراض کرینگے۔

ابق۔ جو غلام بغیر رضامندی اپنے آقا کے نکل جاوے اُسے آبق کہتے ہیں۔

فساھم۔ قرعہ کس طرح ڈالا۔ یہ میں نے قرآن و حدیث میں نہیں پڑھا۔

فالتقمہ الحوت۔ حدیثوں سے تو نہیں۔ مگر تفاسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کی ایڑی کو مونھ میں لیا۔

من المسبحین۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا انت سبحانک انی کنت من الظّٰلمین۔ کہنے والے۔ تیرنے والوں سے بھی معنے کئے گئے ہیں۔ مگر میں ان معنوں کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرے موقعہ پر اس کی تصریح میں فرما دیا۔ کہ لا الٰہ الا انت سبحانک پڑھتے تھے۔

یقطین۔ ایسے درخت کو کہتے ہیں۔ جس کا پھل بڑا ہو۔ اور بیل سست۔ پیٹھا۔ کدو۔ تربوز۔ سب کو یقطین کہتے ہیں۔ دریا کے کناروں پر ایسی بیلیں لوگ لگا دیتے ہیں۔

اویزیدون۔ بلکہ زیادہ۔ بہرحال لاکھ سے کم نہ تھے۔

وھم شاھدون۔ بہت سے کم عقل لوگ ابتدا خلق پر اٹکل بازی سے بحث کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے فرما دیا کہ اس قسم کے مباحث ٹھیک نہیں۔

مالکم۔ اس پر "وقف" ہے۔ کہ آدمی خوب تامل کرے۔

اس جگہ سورۂ والصّٰفّٰت کے نوٹ ختم ہوئے۔

آغاز سورۂ صٓ رکوع اوّل

(پارہ تیئیسواں رکوع ۱۰)

صٓ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

ذی الذکر۔ یہ فطرت ہے۔ کہ انسان بلند پروازی چاہتا ہے۔ شرافت والے تاریخی آدمی تم بنجاؤ گے۔

شقاق۔ رسول سے ہٹ جانے کی راہ۔

فنادوا - پس چلا اُٹھے۔

انطلق - بول اُٹھے۔

شئ یراد - کچھ اعتراض ہین۔

ذکر - یہ قابل ذکر ہوجاے گا۔

فلیرتقوا - کوئی شے بناکر آسمان پر چڑہین اورنصرت کوروکین - اپنے آپ کو پھانسی دیدین

ھنالک - مدینہ منورہ کی طرف اشارہ ہے۔

جند - جھنڈ - دشمن ایک بڑا گروہ ہون گے - یہ ایک پیشگوئی ہے۔

مورخہ ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسوان رکوع ۱۱)

سورۂ صٓ رکوع ۲

ماینظر - مین نے لوگون کو بہت سمجھایا ہے - کہ جب قوم محدود دائرہ مین ہوتی ہے اور اس کے سامان محدود ہوتے ہین - تو اون کی زبان بھی محدود ہوتی ہے - جب اون کے تعلقات بڑھ جاتے ہین اور دوسری قومون سے تعلقات بڑھتے ہین - تو وہ لفظ بھی وسیع ہوجاتے ہین

فواق - ایک اونٹنی کو دوھ کر جب دوسری کو دوہتے ہین - اور تیسری کو - اور پھر اسی طرح کئی کو دوھ کر جب پھر پہلی کو دوہنے لگے - تو اس فاصلہ کو فواق کہتے ہین - اسی طرح جب لڑائی مین ایک شخص مہلت مانگتا ہے - تو اوس کو فواق کہتے ہین - یہان بھی عذاب کی مہلت کا ذکر ہے۔

اصبر علی مایقولون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کبھی ننگ و ناموس پر کبھی جان و مال پر کبھی مال واسباب پر کبھی دین پر حملہ کرتے ہین - اور ان حملات کے لئے بعض اوقات ماثور گڑھتے ہین - کہ یہ کیون ایسی شرارتین کرتے ہین - اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسکین فرماتا ہے - کہ تیرے پاس کلین نہین اور داودؑ کے پاس تھین - تیرے پاس فوج نہین اور داوٗد کے پاس تھی - داوٗد کی قوم اس سے ملی ہوئی تہی - تیری قوم تیرے ساتھ نہین داوٗد کے پاس مال واسباب اور بادشاہت تہی اور تیرے پاس نہین - شریر لوگ جبکہ داوٗد کا مقابلہ کر لیتے تھے - تو تیرے جیسے انسان پر اگر حملہ کرلین - تو کیا بات ہے - جس طرح داوٗد عفو سے کام لیتے تھے - اسی طرح تم بھی عفو سے کام لو - داوٗد کے زمانہ مین جسقدر ہولی لینڈ اور شام کے پہاڑ تھے - سب اون کے ماتحت تہو - یہان تک کہ جو لوگ متنفر تھے - وہ بھی ان کے حضور مین حاضر تھے۔

طیور - متنفر لوگ۔

فصل الخطاب - فیصلہ کر دینے والی بات۔

وھل اتاک - اون کے دشمن کی خبر بھی ہے کہ دشمن اس قلعہ اور فصیل پر کود پڑے تمہارے پاس تو کوئی قلعہ اور فصیل بھی نہین ہے۔

اذ دخلوا - ایک دفعہ دشمن حضرت داوٗد پر اچانک کود پڑے یہ بھی مستعد بیٹھے تھے جب اُن دشمنون نے دیکھا کہ یہ مستعد بیٹھے ہین تو کہنے لگے - کہ حضور ہم ایک مقدمہ فیصل کرانے آئے ہین - گھبرا کے کہتے ہین - کہ آج ہی فیصل کر دیجیے - تاریخ کو بڑھاتے نہین جھگڑا یہ ہے - کہ اسکی سو دنبیان ہین - دیکھو کیسا جھوٹا مقدمہ بنالیا - لیکن انبیاء کیسے رحیم کریم ہوتے ہین - فرماتے ہین کہ اس نے ظلم کیا ہے - کہ تمہاری ایک دنبی کو مانگتا ہے باوجودیکہ اس کے پاس ہین۔

اب حضرت داوٗد کو فکر ہوا - کہ ہمارے ملک مین بڑا فتنہ ہے یہان تک کہ لوگ ہم پر بھی حملہ آور ہونے لگے - تب انہون نے جناب آلہی مین دعا کی - ہم نے حکم دیا کہ داوٗد تو کوئی اپنی کوششون سے خلیفہ ہوا - ہم نے تجھ کو خلیفہ بنایا - اس سے بڑی نصیحت یہ نکلتی ہے - کہ حملہ کرو اور دشمن کو حوالہ بخدا کرو - دعاین مانگو۔

مورخہ ۲۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ تیئیسوان رکوع ۱۲ - سورۂ صٓ کا رکوع نمبر ۳)

کل ہم نے حضرت داوٗد کے متعلق یہ بات سنائی تھی کہ حضرت داوٗد کے دشمن ان کے قلعہ پر کود پڑے تھے - اور ان کے سامنے جھوٹا عذر یہ کر دیا تھا کہ ہمارا مقدمہ فیصل کر دیجئے - اس موقعہ پر لوگون نے بڑی دور از کار باتین بیان کی ہین - حضرت داوٗد کی زبانی خدا تعالےٰ نے فرمایا - کسی کی دنبی ناجائز طور پر لے لینا جائز نہین - پھر بھلا وہ قصے جو انکی نسبت مشہور ہین - تو حضرت داوٗد نبی کہان ہو سکتے تھے - حضرت سلیمان کے بعد ان کے جانشین کے پاس امراء آئے - بعضون نے کہا کہ ہم نے آپکے باپ اور دادا کے زمانہ مین خدمات کی ہین آپ ہماری رعایات رکھین - اس جانشین کے مصاحب بڑے کمینے تھے - اونہون نے کہا - کہ اتفاق سے یہ اس وقت جمع ہو گئے ہین - ان سب کو یہین ختم کر دو - اس جانشین کا نام یعرب عام تھا - اوس نے کہا کہ نہین - اونھون سبھون نے ملکر یعنی بنی اسرائیل قومون نے ملکر اوسی وقت بغاوت کی - .. .. پاک دوست بھی دعاؤن سے میسر آتے ہین - مین سچ کہتا ہون - کہ پاک دوست بھی دعاؤن سے میسر آتے ہین

وماخلقنا - یہ خیال کہ بہت سی چیزین بے کار ہین یہ کافرون کا گمان ہے نہ مومن کا لوگ اپنے دماغ سے بڑے بڑے کام لیتے ہین - لیکن قرآن کریم مین تدبر نہین کر سکتے - حضرت داوٗد بُرے نہ تھے - اگر بُرے ہوتے - تو ان کو سلیمان جیسا بیٹا عطا نہ ہوتا۔

جب اون کے سامنے پچھلے پہر گھوڑے پیش کئے گئے تو انہون نے وعظ فرمایا - کہ مجھ کو گھوڑون کی محبت خدا کے لئے ہے یہانتک کہ سوار ان کو جو پھیر رہے تھے وہ اتنی دور لے گئے - کہ نظرون سے غائب ہو گئے - آپنے حکم دیا - کہ لوٹاو - اُن گھوڑون کو تھپکی دیتے تھے - فطفق مسحاً کے یہ معنے ہین۔

ان کی کرسی پر وہ شخص قائم ہوا - جس مین دینداری کی روح نہ تھی *

(باقی آیندہ - انشاء اللہ تعالےٰ)